عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

انٹرنیشنل

ہفت روزہ

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ ۔ شمارہ ۹

بری اور بحری افواج میں قادیانی مصنوعات کا استعمال

مفتی اعظم حضرت مولانا

مفتی ولی حسن مدظلہ

کا ایمان افروز خطاب

مسٹر سٹیفن احمد علی کیسے بنے؟

صدر آزاد کشمیر

سردار عبدالقیوم

حقائق سے پردہ اٹھاتے ہیں

قادیانیوں نے نام نہاد ایوانِ خلافت کو آگ کیوں لگائی؟

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (الحدیث)

رابطہ کیلئے

ملتان	۴۰۹۷۸
فیصل آباد	۲۴۷۰۰ / ۳۳۵۲۲
سرگودھا	۶۰۴۷۴
ربوہ	۴۶۶
لاہور	۵۳۴۴۳
گوجرانوالہ	۷۵۶۵۶
ننکانہ صاحب	۷۲۹
سیالکوٹ	۸۲۲۶۳
راولپنڈی	۵۵۱۷۵
اسلام آباد	۸۲۹۱۸۶
ڈیرہ غازیخان	۳۳۵۳
ڈیرہ اسماعیل خان	۳۶۶۱
بہاولپور جی پی	۲۷۹۵
بہاولنگر	۵۵۳
رحیم یار خان	۴۰۱۸
پشاور	۶۲۸۳۹
ٹنڈو آدم	۵۱۳
حیدرآباد	۸۴۳۸۶
نوابشاہ	۴۴۷۸
بخاری مسجد کنری	،
احمد پور شرقیہ	۹۰۲
بنوری جامع مسجد عالمشکا	
خانیوال	۷۲۹
ہری پور	۴۳۸۶
ڈہرکی	۳۱۵
صادق آباد	۲۵۱۱
بھکر	۸۸۹
خانقاہ سراجیہ پیپلاں والی	
مانسہرہ مرکزی جامع مسجد	۲۸۲۲
اٹک	۲۸۶۲
جھنگ	۲۸۶۹ / ۳۲۹۵
سکھر	۸۵۹۱۳ / ۸۷۲۷۴
کوئٹہ	۷۱۱۶۴ / ۷۰۹۳۷ / ۷۳۶۵۶
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۷۱۱ / ۲۸۱۱

ساتویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

کُل پاکستان

بتاریخ

۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء

بمطابق: یکم و ۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ

بروز

جمعرات، جمعۃ المبارک

بمقام

مُسلم کالونی ~~ربوہ~~

صدّیق آباد

زیرِ صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا **خواجہ خان محمد** صاحب

— امیر —

مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- حسب سابق تزک و احتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشتت و افتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد ملی کا سیمینار ثابت ہوگی۔
- جسمیں ملک بھر کے مشائخ، علماء، اکابرینِ امت، رہنمایانِ قوم دانشور، وکلاء غرضیکہ ہر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔

○ تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کردیں ○ کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔
○ جوق در جوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں۔

(مولانا) **عزیز الرحمٰن جالندھری** ناظم اعلیٰ مرکزی **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** مرکزی دفتر ملتان پاکستان

کتبہ: حنیف شعراء

ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۲۲ تا ۲۸ جولائی ۱۹۸۸ء مطابق ۷ تا ۱۳ ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ | شمارہ نمبر ۹

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ——— برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

اندرونِ ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر	دین محمد فریدی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق مولانا کریم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ)	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چودھری محمد خلیل

بیرونِ ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی	اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	کینیڈا	
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری	ڈنمارک	محمد ادریس	ٹورنٹو	حافظ سعید احمد
دوبئی	قاری محمد اسماعیل	ناروے	میاں اشرف جاوید	ایڈمنٹن	عامر رشید
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن	افریقہ	محمد زبیر افریقی	مونٹریال	آفتاب احمد
لائبیریا	ہدایت اللہ شاہ	ماریشس	محمد اخلاص احمد	برما	محمود یوسف
بارباڈوس	اسماعیل قاضی	ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا		
سوئٹزرلینڈ	اے. کیو. انصاری	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ		
برطانیہ	محمد اقبال	بنگلہ دیش	محی الدین خان		

زیرِ سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسؤل

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے ——— ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے ——— فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ——— ۴۲۵ روپے
افریقہ ——— ۳۷۵ روپے
یورپ ——— ۳۷۵ 〃
ایشیا ——— ۳۷۵ 〃

فوج میں شیزان کا بے دریغ استعمال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور پاکستان کے عوام ایک عرصہ سے یہ مطالبہ کرتے چلے آرہے ہیں کہ سول اور فوج کے اہم عہدوں سے قادیانیوں کو فوراً الگ کیا جائے لیکن شریعت کا دم بھرنے والی موجودہ حکومت اور اسلام کا نعرہ لگانے والے سابقہ حکمرانوں نے ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی قدم نہیں اٹھایا مسلمان گناہ گار تو ہوسکتا ہے۔ لیکن بے غیرت نہیں۔ سب جانتے ہیں کہ قادیانی ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ایک کذاب و دجال کے پیروکار ملت اسلامیہ کے غدار اور اسلام دشمن قوتوں۔ جیسے امریکہ اور اسرائیل کے ایجنٹ اور آلۂ کار ہیں۔ کوئی سچا مسلمان قادیانی گروہ سے لین دین اور تعلقات رکھنے کو تیار نہیں۔ لیکن قادیانی افسر خواہ فوج میں ہے یا سول میں۔ وہ اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر ممکن طریقہ سے قادیانیوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ یوں تو قادیانی افسر ہر محکمہ میں ہی دونوں ہاتھوں سے لوٹ کھسوٹ جاری رکھے ہوئے ہے لیکن تازہ ترین اطلاع کے مطابق پاکستان بحریہ کی ہر تقریب میں شیزان مینگو جوس اور شیزان کا شربت ہی استعمال ہوتا ہے چند سال پہلے پاکستان نیوی کے سربراہ جناب افتخار احمد سروہی کے بارے میں آغا شورش کاشمیری مرحوم نے یہ انکشاف کیا تھا کہ وہ قادیانی ہیں جب سروہی صاحب نے چارج سنبھالا تو اس وقت ہفت روزہ ختم نبوت نے حکومت کو اور خود سروہی صاحب کو متوجہ کرنے کے لئے یہ انکشاف شائع کردیا۔ لیکن بذات خود سروہی صاحب نے اس کی تردید نہیں کی۔ اب پاکستان نیوی میں قادیانی مشروب ساز فیکٹری پر نوازشات کا جو سلسلہ شروع ہے اس کی ذمہ داری سروہی صاحب پر عائد ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر سروہی صاحب کو چاہیئے کہ وہ قادیانی مشروب ساز فیکٹری پر نوازشات کا سلسلہ فوراً بند کرائیں اور یہ تحقیق بھی کریں کہ کن افسران کی سازش سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے اور اپنی پوزیشن کو بھی واضح کریں۔

ہمیں خوشاب سے ملک محمد اعظم جوئیہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ بری افواج کی تقریبات اور بڑے کھانے کے موقع پر بھی شیزان استعمال ہوتی ہے ظاہر ہے یہ مسلمان افسروں کا کام ہرگز نہیں۔ یہ بھی بری افواج میں موجود قادیانیوں ہی کی وجہ سے ہورہا ہے۔

پورے ملک میں شیزان کا بائیکاٹ شروع ہے جب کہ فوج میں شیزان کا استعمال کیا جارہا ہے۔ لہذا ہم پاکستان نیوی اور پاکستان بری فوج کے ذمہ دار افراد سے یہ گذارش کرتے ہیں کہ وہ فوج میں شیزان کا داخلہ بند کرائیں۔ فوجی افسروں کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ

• قادیانی جہاد کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور مرزا قادیانی نے جہاد کو منسوخ کر دیا ہے چونکہ فوج کے قیام کا مقصد ہی جہاد اور صرف جہاد ہے۔ اس لئے جہاد کے منکروں کو اول تو فوج میں رکھنا ہی درست نہیں۔ لیکن اگر ان کے رکھنے میں کوئی مصلحت حائل ہے تو انہیں اتنے اختیارات نہیں دینے چاہئیں کہ وہ ان اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانی فیکٹریوں اور دکانداروں کو نوازیں

۲۔ خواہ کوئی قادیانی فیکٹری کا مالک ہے یا کوئی دکاندار وہ اپنی آمدن کا کافی حصہ قادیانی فنڈ میں جمع کراتا ہے جو نہ صرف مسلمانوں کو مرتد بنانے پر خرچ ہوتا ہے۔ بلکہ ملک میں تخریب کاری کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ یہ بات اب مخفی نہیں رہی اور مذہبی قادیانی ٹولے کی طرف سے اس کی تردید آئی ہے کہ سانحہ اوجڑی کیمپ سے دو دن پہلے راولپنڈی اور اسلام آباد کے قادیانی شہر چھوڑ گئے تھے۔ ملتان میں اوجڑی کیمپ کے واقع پر باقاعدہ "نماز شکرانہ" کا اہتمام کیا گیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اتنی بڑی تخریب کاری قادیانیوں کی سوچی سمجھی سازش تھی۔ اس سے افواج پاکستان کو پوری دنیا میں بدنام کرنا مقصود تھا اور دوسرے یہ تاثر بھی دینا مقصود تھا کہ یہ واقعہ اس لئے ہوا کہ راولپنڈی کے مرزائیوں سے کلمہ طیبہ محفوظ کیا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی پروپیگنڈہ کیا۔

۴۔ قادیانیوں کے جو عقائد ہیں ہم ان کے بارے میں متعدد بار اظہار کر چکے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے سراسر خلاف ہیں اور یہ کہ مرزائی مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ مانتے ہیں۔

۵۔ ہم یہ بھی ثبوت کے ساتھ پیش کر چکے ہیں۔ کہ قادیانی اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں جس کی بنیاد مرزا محمود کا الہام ہے۔

الغرض ایسے بے شمار شواہد ہیں کہ جن سے صاف واضح ہوتا ہے کہ مرزائی اسلام، پاکستان، اُمت مسلمہ اور عالم اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔ ان کا سرمایہ اسلام اور اُمت مسلمہ کے خلاف استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان کی بری بحری اور ہوائی افواج پر جو سرمایہ خرچ ہوتا ہے۔ وہ مسلمانوں کا سرمایہ ہے اس لئے یہ سرمایہ اسلام دشمنوں و اکھنڈ بھارت کے حامیوں، عالم اسلام اور اُمت مسلمہ کے بدترین دشمنوں اور اوجڑی کیمپ یا دوسرے تخریب کاری کے واقعات کے ذمہ دار مرزائیوں کے کھاتے میں نہیں جانا چاہیئے۔

ہمیں اُمید ہے کہ ہماری یہ صدا، صدا بہ صحرا ثابت نہیں ہوگی اور فوج کے ذمہ دار حضرات اس طرف فوری توجہ دیں گے۔

قادیانی مرتدوں کے خلاف آخری معرکہ

قارئین ختم نبوت انٹرنیشنل سے گذارش

الحمدللہ: قارئین ختم نبوت اور اہل اسلام کے تعاون سے قادیانی زندیقوں مرتدوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں سے آخری معرکہ شروع ہو چکا ہے اس سلسلہ میں تمام اہل اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن و معاونین خصوصاً رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت کے قارئین سے گذارش ہے کہ وہ عالمی مجلس کے مرکزی بیت المال کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور اپنی چرم ہائے قربانی کی رقوم مندرجہ ذیل پتہ پر منی آرڈر فرمائیں۔ چرم قربانی کے چھوٹے بڑے اشتہار بھی شائع ہو چکے ہیں۔ قارئین اور ماتحت مجالس وہ بھی خط لکھ کر منگوالیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی اس طرف توجہ دلائیں

رقوم اور اشتہارات منگوانے کا پتہ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون ۴۳۳۳۸/۴۰۹۷۸

اصحابِ صُفّہ رضی اللہ عنہم کا فقر و فاقہ

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اصحاب صفہ کے واقعات اتنی کثرت سے کتب احادیث وسیر میں موجود ہیں کہ ان کا احاطہ بھی مشکل ہے ان حضرات پر کئی کئی دن کے فاقے گذر جاتے تھے بھوک کی وجہ سے گر جاتے تھے، اور انصار میں بہت سے حضرات مالدار بھی تھے۔ لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ان پر جبر نہیں فرمایا کہ اپنے مال کا زائد از ضرورت حصہ ان لوگوں پر تقسیم کر دو ترغیبات البتہ کثرت سے فرماتے تھے۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ ستر آدمی تھے جن میں سے کسی ایک کے پاس بھی چادر نہ تھی (درمنثور)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے خود اپنے واقعات اس حال کے کثرت سے بیان کئے ہیں جو کتب احادیث میں موجود ہیں۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ میں اپنے جگر کے بل بھوک کی شدت سے پڑا رہتا تھا اور کبھی اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ راستے میں میں اس امید پر بیٹھ گیا کہ شاید کوئی مجھے اپنے ساتھ لے جائے اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں نے ایک آیت ان سے محض اس لیے دریافت کی کہ شاید وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں۔ مگر وہ ویسے ہی چلے گئے۔ ان کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میری حالت دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میرے ساتھ آجاؤ۔ میں ہمراہ چل دیا حضورؐ مکان تشریف لے گئے وہاں ایک پیالہ دودھ کا رکھا ہوا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کہاں سے آیا۔ گھر والوں نے عرض کیا فلاں نے ہدیۃً بھیجا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ابوہریرۃ سب اصحاب صفہ کو بلا لاؤ۔ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحابِ صُفّہ اسلامی مہمان تھے۔ نہ ان کے اہل وعیال تھے نہ ان کے پاس مال و زر تھا نہ کسی کے ذمہ ان کا کھانا مقرر تھا نہ کسی کے ذمہ ان کا بار تھا۔ جب حضورؐ کے پاس کہیں سے صدقہ کی کوئی چیز آتی تو ان کو مرحمت فرما دیتے خود اس میں سے نوش نہ فرماتے۔ اور جب ہدیہ کی کوئی چیز آتی تو خود بھی اس کو حضورؐ تناول فرماتے اور ان لوگوں کو بھی شریک فرما لیتے۔ حضورؐ نے اس وقت جب یہ فرمایا کہ اصحاب صفہ کو بلا لاؤ تو مجھے بہت گرانی ہوئی کہ یہ ایک پیالہ دودھ اصحاب صفہ کا کیا بنے گا؟ حضورؐ مجھے مرحمت فرما دیتے مجھ میں پی کر جان آجاتی۔ اب میں ان سب کو بلا کر لاؤں گا تو حضورؐ مجھ ہی کو حکم فرمائیں گے کہ سب کو دے دو۔ میں جب ان کو تقسیم کروں گا، تو میرا نمبر آخر میں آئے گا۔ نہ معلوم کچھ بچے گا بھی یا نہیں مگر تعمیل حکم کے بغیر چارہ کار کیا تھا؟ میں ان سب کو بلا لایا جب وہ سب آکر حضورؐ کی مجلس میں بیٹھ گئے تو حضورؐ نے وہ پیالہ مجھے مرحمت فرمایا کہ ان سب کو پلا دو، میں نے سب کو پلایا اور ہر ایک سیر ہو گیا۔ آخر میں حضورؐ نے فرمایا کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ اب تو تم اور میں ہی باقی رہ گئے۔ میں نے عرض کیا بے شک۔ حضورؐ نے فرمایا، تو بیٹھ کر پی لو۔ میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ حضورؐ نے فرمایا اور پیو میں نے اور پیا۔ حضورؐ نے پھر فرمایا کہ اور پی لو۔ میں نے پھر اور پیا حتی کہ میں نے عرض کیا کہ حضورؐ اب مجھ میں اور پینے کی گنجائش نہیں تو پھر بقیہ حضورؐ نے پیا۔

ایک اور مرتبہ کا اپنا ہی قصہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ پر تین دن کا فاقہ تھا۔ مجھے کچھ کھانے کو نہ ملا۔ میں صفہ پر جا رہا تھا کہ راستہ میں گر گیا۔ بچے کہنے لگے کہ ابوہریرۃ کو جنون ہو گیا۔ میں نے کہا، جنون تو تمہیں ہو رہا ہے بالآخر میں صفہ تک پہنچا۔ وہاں حضورؐ کے پاس پیالے ثرید کے کہیں سے آئے ہوئے تھے اور حضورؐ اصحاب صفہ کو کھلا رہے تھے۔ میں بھی سر اوپر کو اٹھا رہا تھا کہ حضورؐ کی نظر مجھ پر پڑ جائے اور حضورؐ مجھ کو بھی بلا لیں حتی کہ سب فارغ ہو گئے اور پیالوں میں کچھ بھی نہ بچا۔ حضورؐ نے ان پیالوں کو اپنے دستِ مبارک سے چاروں طرف سے پونچھ تو ایک لقمہ بن گیا۔ حضورؐ نے اپنی انگلیوں پر رکھ کر مجھ سے فرمایا کہ بسم اللہ کا نام لے کر اس کو کھاؤ۔ میں نے اس کو کھایا تو پیٹ بھر گیا۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر تشریف فرما ہوتے تو اصحاب صفہ میں سے بعض لوگ بھوک کی شدت سے کھڑے کھڑے گر جاتے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف التفات فرما کر ارشاد فرماتے کہ اگر تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارے لیے کیا درجہ ہے تو اس سے زیادہ فقر و فاقہ کو پسند کرنے لگو۔

پہلی فصل کی آیات میں نمبر ۳ پر قبیلہ مضر کی ایک جماعت کا مفصل قصہ گذر چکا، جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھوکے اور ننگے حاضر ہوئے کہ ان کے پاس پہننے کے لیے کپڑا نہ تھا، کھانے کو کوئی چیز نہ تھی، فاقہ کی وجہ سے مشقت میں پڑے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے اپنے گھروں میں ان کے لیے تلاش کیا کچھ نہ ملا تو مجمع کو اکٹھا کیا اور صدقہ کی ترغیب دی اور بہت زور سے ترغیب دی جس پر دو ڈھیر سامان کے جمع ہو گئے اور وہ ان لوگوں پر تقسیم فرما دیئے۔ نہ کسی پر جبر فرمایا نہ کسی سے اس کے پاس زائد از ضرورت کا محاسبہ فرمایا۔

قصیدہ در مدح پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

ڈاکٹر طفیل احمد مدنی

نہیں پیدا کیا اللہ نے جب کوئی ان جیسا
خیال آئے تو پھر کیسے کسی بھی ان سے بہتر کا

ٹھہرتی ہی نہیں جب کوئی نظر ان کے چہرے پر
تو کیسے کھینچتا نقشہ کوئی اس رُخِ انور کا

اگر تھا روئے روشن سے مہِ کامل بھی شرمندہ
تو نورِ دل کے آگے سر جھکا تھا شاہ خاور کا

نہ کیوں محفوظ کرتے شیشیوں میں چاہنے والے
کہ تھا عنبر سے بھی بہتر پسینہ جسمِ اطہر کا

ہو جس کی سیرت و کردار کا قرآن آئینہ
کوئی کیا تذکرہ لکھے گا آخر اس پیمبر کا

اب اس سے بڑھ کے کیا اعجاز ہو سکتا ہے دنیا میں
دہن وا ہو گیا مٹھی میں ان کے آگے کنکر کا

امام الانبیاء، ختم الرسل، یٰسین اور طٰہٰ
گنا یا جائے کیا کیا مرتبہ اس دیں کے سرور کا

شبِ معراج پہنچے کس بلندی تک خدا جانے
کہ واقف کار بھی کوئی نہیں اس سِرِّ اکبر کا

تھے یکجا سارے اوصافِ قیادت سرورِ دیں میں
زمانہ کیسے لا سکتا ہے ہمسر ایسے رہبر کا

غلامانِ محمد ہی تو تھے تاریخ ہے شاہد
جنھوں نے توڑ ڈالا کرو فر کسریٰ و قیصر کا

غلامانِ غلامانِ محمد تک تھے کچھ ایسے
کہ ان میں سے ہر اک ہمسر تھا دارا و سکندر کا

غرض اک ایسے بحرِ بیکراں ہیں نور کے احمد
کہ دنیا صرف ایک قطرہ ہے اس نوری سمندر کا

میرے ماں باپ اور اجداد سب قربان ہوں اس پر
پلایا جس نے ہم کو جام توحیدِ معطر کا

مسلسل پڑھتا جاؤں میں قصیدہ شانِ اقدس کا
یہی اصرار ہے لے دوست میرے قلبِ مضطر کا

خدا کے نام سے مل جائے جو اک جام کوثر کا
تو میں لکھوں قصیدہ ڈوب کر اپنے پیغمبر کا

ازل ہی سے ہیں سرمست مئے حبِ محمد ہم
نہیں محتاج ہیں دنیا کی بادہ اور ساغر کا

خدا کے بعد دنیا میں انہی کی مدح کی جائے
یہی تھا مقصدِ تخلیقِ دنیا ربِّ اکبر کا

زہے قسمت ملا مدحت سرائی کا مجھے موقع
ستارہ اوج پر ہے دیکھنا میرے مقدر کا

مقدر کے سنور جانے میں اب کے کیا کسی کو شک
کرم ہو جائے جس پر بھی شفیعِ روزِ محشر کا

اگرچہ سچ ہے ممکن ہی نہیں نعت نبی الا!
نہ جب تک ہم پہ فیضِ خاص ہو خود ربِّ اکبر کا

لہٰذا پڑھ کے بسم اللہ جیسے ہی دعا مانگی
ملائک نے لگایا نعرہ خود اللہ اکبر کا

سحابِ رحمتِ حق چھا گیا آکر مرے سر پہ
ارادہ جب کیا دل نے مرے مدحِ پیمبر کا

بحکمِ رب فرشتے آگئے خود میری نصرت کو
سجایا ذہن نے جب بہترہ مضمونوں کے لشکر کا

میں لکھنے کے لئے بیٹھا قصیدہ جب پیمبر کا
قلم حاضر کیا جبریل نے کہہ کر یہ شہپر کا

اگر درجہ ملا تھا انبیاء کو ماہ و اختر کا
تو رتبہ شاہ کو حاصل ہوا مہرِ منور کا

محمد نام ہے خلقِ خدا میں سب سے برتر کا
جمال و نکہت و انوارِ قدوسی کے پیکر کا

ہے گر معروف رب العالمین کے نام سے داور
لقب ہے رحمت العالمین محبوب داور کا

ہزاروں لالہ و گل کھل چکے ہیں باغِ عالم میں
مقابل ایک بھی لیکن نہیں ہے اس گلِ تر کا

مگر مانع ہے میرے قصد میں لوگوں کی اکتاہٹ
کہ ہے غماز چہرہ سننے والوں میں سے اکثر کا

بہر صورت مکمل ہو گئی کیسے نعت یہ تب تک
نہ جب تک ذکر کر لوں میں اس میں آلِ پیمبر کا

کہ ممکن ہی نہیں لے دل کسی گلشن کی عکاسی
نہ جب تک ذکر ہو سبزے کا پھولوں کا صنوبر کا

نظر انداز کیسے ہوں وہ صدیقین و شہدا
جنھوں نے سر کیا میدان صبر و بدر و خیبر کا

اور اس گلشن کے اصلی پھول تو شبیر و شبر ہیں
کہ جن کی نسل سے پورا ہوا تھا وعدہ کوثر کا

رسول اللہ پہ جس نے کیا تھا طنز بتلا دو!
کہیں بھی سلسلہ ہے آج اس بدبخت ابتر کا

صبا پہنچا دے لے جا کر حریمِ ذاتِ اقدس میں
ادب سے جالیوں کو چوم کر بعد از سلام دل

قصیدہ یہ طفیلِ خستہ و ناچیز احقر کا
اگر ممکن ہو کہنا مدعا اس قلبِ مضطر کا

کرم کر دیجئے شاہا طفیلِ بے نوا پر بھی
جو اک ادنیٰ غلامِ پُرخطا ہے آپ کے در کا

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب کا

علماء اور طلباء سے بصیرت افروز خطاب

ضبط و ترتیب : مولانا محمود الحسن اشرف

۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ بروز جمعرات کو جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں ایک ایمان افروز اجتماع ہوا سہ ماہی امتحان میں امتیازی نمبر حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کیے گئے حضرت مولانا فقیر محمد صاحب خلیفہ اجل حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے اپنی خصوصی دعاؤں کے ساتھ انعامات تقسیم کیے۔ تفصیل یہ ہے۔

اس مبارک مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا بعد ازاں حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب مدظلہ مدیر جامعہ و نائب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت نے نہایت ہی مختصر وقت میں بہت ہی پر مغز خطاب فرمایا۔ آپ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ یہ ہماری بڑی سعادت ہے اور خوش قسمتی ہے کہ حضرت مولانا فقیر محمد صاحب جو صاحب دل بزرگ ہیں اور حضرت تھانوی کے خلفاء میں سے ہیں تشریف لائے ہیں۔ ہمارے اس ادارہ کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ اللہ والوں کو اور ارباب قلوب کو اس سے بڑا تعلق ہے آپ نے مزید فرمایا کہ ہمارے شیخ حضرت بنوری نور اللہ مرقدہ کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے کہ جب بھی کراچی میں کوئی بزرگ یا علمی شخصیت تشریف لاتے۔ ان سے طلباء، اساتذہ اور جامعہ کے لیے ضرور دعا کرواتے۔

حضرت مفتی صاحب کے بیان کے بعد تقسیم انعامات کا سلسلہ شروع ہوا۔ بعد ازاں حضرت محمد فقیر صاحب نے دعا فرمائی جب آپ دعا فرما رہے تھے اس وقت پوری مجلس پر رقت طاری تھی۔ اور نہایت ہی آہ و بکاء تھی۔ دعا کے بعد حضرت کو جامعہ کے اساتذہ نے رخصت کیا۔ اور پھر مفتی صاحب مدظلہ کا نہایت ہی فکر انگیز بیان ہوا حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب کا وطن مالوف ٹونک ہے اور آپ جامعہ علوم اسلامیہ میں رئیس الاساتذہ ہونے کے ساتھ شیخ الحدیث بھی ہیں۔ آپ زہد و تقویٰ علم و فضل کے پیکر سادگی و معصومیت کا مجسمہ ہیں۔ رب ذوالجلال نے ظاہری کمالات کے ساتھ باطنی کمالات سے بھی نوازا ہے حضرت مدنی سے جہاں سلسلہ حدیث کا تعلق ہے دوسری طرف حضرت شیخ الحدیث کے خلیفہ اجل ہیں۔ بہر حال آپ کی شخصیت کسی قسم کے تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ کا بیان چونکہ نہایت ہی پر مغز اور فکر انگیز تھا جس سے تمام مسلمانوں کو بہت ہی فائدہ پہنچے گا۔ اس لیے آپ کے بیان کو آپ ہی کے الفاظ میں حتی المقدور پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر ترتیب میں معمولی سا فرق ہوگا چونکہ تقریر اور تحریر میں فرق ہوتا ہے۔ بہرکیف جہاں کوئی خامی نظر آئے تو اس کی نسبت راقم کی طرف کر دی جائے۔ اور خوبیوں کی نسبت حضرت مدظلہ کی طرف فرما دیں۔

حمد و ثنا کے بعد آپ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔

المترالی الذین بدلو نعمت اللہ کفرًا و احلو قومھم دارالبوار جھنم یصلونھا فبئس القرار (پ۱۳ سورہ ابراہیم آیت ۲۸-۲۹)

ترجمہ: آپ نے دیکھا ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کی نعمت پائی اور اسے کفران نعمت سے بدل دیا۔ اور اپنی قوم کو بھی ہلاکت کے گڑھے میں جھونک دیا۔ جہنم جس میں وہ جھلسے جائیں گے (اور وہ بدترین جائے قرار ہے) میں نے آپ کے سامنے چھوٹی سی آیت پڑھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر نہ کی بلکہ کفران نعمت کیا تو ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس جو حکیم الامت ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی تھی۔ "اے اللہ تعالیٰ ان کو تعلیم آیات و حکمت عطا فرما"۔ آپ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی۔ تو آپ نے فرمایا اس آیت میں نعمت سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اللہ رب العزت نے اس نعمت کو بھیجا مگر مشرکین نے اس نعمت کی قدر نہ کی بلکہ کفران نعمت کیا۔ پیغمبر بہت بڑی نعمت ہے اور اس سے اصل مقصود تعلیمات پیغمبر ہیں۔ ان تعلیمات میں ایک تزکیہ نفس ہے کہ جس کی وجہ سے (انسان ظاہری اور باطنی نجاستوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ قلوب کو ظاہری اور باطنی دونوں اعتبار سے پاک رکھیں۔ ہمارا سلسلہ (نسبت) علمائے دیوبند سے ہے اور علمائے دیوبند کی نسبت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے ہے اس لحاظ سے شاہ صاحبؒ کے علوم و فکر کے وارث علمائے دیوبند ہی ہوئے جب غیر منقسم ہندوستان میں مغلوں کا آخری دور تھا۔ اور انگریز کا غلبہ ہو رہا تھا اور فتنے پیدا ہو رہے تھے۔ اس وقت اللہ رب العزت نے حضرت شاہ صاحب کو پیدا کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے ان فتنوں کو نہایت ہی حکمت سے ختم کرنے کی کوشش کی۔ اور پھر آپ کی اولاد میں سے حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بہت خدمت لی۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ فرماتے ہیں کہ شاہ عبدالعزیز کی شخصیت ایسی تھی کہ ان کو ہر شخص قابل اعتماد سمجھتا تھا۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری آپ کی تفسیر کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ اگر دنیا میں تفسیر عزیزی مکمل ہو جاتی تو پھر کسی تفسیر کی احتیاج باقی نہ رہتی۔ حضرت شاہ عبدالعزیز کو اللہ رب العزت نے بڑی حکمت اور دانائی سے نوازا تھا چونکہ مسلمان اس وقت انگریزی حکومت میں تھے۔ ہر

طرف سے فتنے ہی فتنے تھے۔ کہیں بدعات و محدثات کا زور تھا تو کہیں رافضیت کا پرچار۔ حضرت شاہ صاحب نے نہایت ہی حکمت و محنت کے ساتھ (ان) فتنوں کا سدباب کیا۔ اس سلسلے میں چند واقعات عرض کئے دیتا ہوں۔

واقعہ نمبر۱: تبرکات کا مسئلہ بھی عجیب ہے۔ ایک زمانے میں دہلی کی جامع مسجد میں بہت سی چیزیں متبرکات کے طور پر رکھی ہوئی تھیں (جن کی کوئی سند نہیں تھی) اس وقت مغلوں کا آخری دور تھا۔ اگرچہ اثر و رسوخ انگریزوں ہی کا تھا۔ محرم کا مہینہ جب آتا تو اس کی زیارت کا اہتمام کیا جاتا۔ ان تبرکات کو لینے لئے لوگ چلتے تو ان کے ساتھ علماء بھی چلتے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے کہا کہ یہاں کے بڑے عالم شاہ عبدالعزیز صاحب ہیں۔ اور وہ ان چیزوں کے ساتھ نہیں چلتے۔ بعض حضرات نے بادشاہ سے جاکر اس کی شکایت کی۔ اور شاہ صاحب کے خلاف بادشاہ کو مشتعل کیا۔ بادشاہ نے شاہ صاحب کو طلب کیا اور پوچھا کہ آپ کیوں ان متبرکات کے ساتھ نہیں چلتے؟ حضرت شاہ صاحب نے جواب دیا کہ آیا ان چیزوں کی کوئی سند ہے کہ یہ واقعتاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متبرکات ہیں؟ بادشاہ لاجواب ہو گیا۔ اور پھر شاہ صاحب سے پوچھا پھر وہ کون سی اشیاء ہیں جن کی سند موجود ہے آپ نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متبرکات صرف دو ہیں۔ جو تواتر سے ہم تک پہنچی ہیں۔ (۱) ایک قرآن حکیم (۲) دوسری حدیث رسول۔ آپ کے جوابات سے بادشاہ مطمئن ہو گیا۔ آپ غور کریں کہ شاہ صاحب نے کتنی حکمت کے ساتھ جواب دیا۔ آج بھی بہت سے فتنوں کا ظہور ہو رہا ہے اور ان فتنوں سے مقابلے کی ضرورت ہے اس لئے آپ حضرات خوب خوب محنت سے علم دین حاصل کریں تاکہ ان فتنوں کا مقابلہ تندہی سے ہو سکے۔

واقعہ نمبر۲: ایک ہندو شاہ صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ حضرت میں نے اسلام کا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے اسلام کی کسی بات میں شبہ نہیں صرف ایک بات میں شبہ ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو آپ میت کو دفن کرتے ہیں یہ اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے بدبو پھیل جاتی ہے۔ لہذا جلانا چاہیے یہ اچھا ہے کہ اس سے فوراً راکھ ہو جاتی ہے کسی قسم کی بدبو بھی نہیں آتی۔ حضرت شاہ صاحب نے ہندو کا یہ اشکال سنا مگر جواب نہ دیا۔ کیونکہ اسی وقت جواب دینے سے ہٹ دھرمی پیدا ہو جاتی۔ آپ نے کہا میاں تجویز تو اچھی ہے پھر کبھی آنا۔ چند دن کے بعد دوبارہ وہ ہندو آیا اور آکر اپنا پھر وہی سوال دہرایا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں تجھ سے ایک بات پوچھتا ہوں کہ ایک آدمی کا ایک بیٹا ہے ایک بیوی ہے اور ایک خادمہ۔ اس آدمی کے بیٹے سے بہت ہی محبت ہے۔ ایک موقع ایسا آتا ہے کہ اس آدمی کو کہیں جانا پڑ گیا۔ اب وہ اس کو خادمہ کے حوالے کرکے جائے گا یا ماں کے؟ ہندو حیران ہوا اور کہا کہ حضرت یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اس کو خادمہ کے حوالے کرے بلکہ وہ تو اسے ماں ہی کے حوالے کرے گا۔ شاہ صاحب نے فرمایا تمہارے سوال کا جواب ہو گیا۔ کہ انسان کی تخلیق ساری کی ساری مٹی ہی سے ہے (گویا انسان مٹی کا بچہ ہے) اور آگ تو انسان کی خادمہ ہے حضرت صاحب کے اس حکیمانہ جواب کو سن کر ہندو کے تمام شبہات زائل ہوگئے اور وہ حضرت سے بہت ہی متاثر ہوا۔

واقعہ نمبر۳: حضرت شاہ صاحب ہی کا ایک اور واقعہ میں آپ کو سناتا ہوں۔ غیر منقسم ہندوستان میں ایک نورشاہی سلسلہ شروع ہوا۔ یہ لوگ اپنے جسم کے تمام بال صاف کرکے صرف ذکر کرتے تھے اسلام کی دیگر اشیاء کو کچھ بھی نہ سمجھتے تھے۔ اس سلسلہ کے بانی کی قبر ایک باغ میں تھی۔ بہت سے لوگ اس سلسلہ سے گمراہ ہوتے تھے ایک دن انگریز کے کچھ سپاہی جن کا رسالدار کوئی مسلمان تھا اور کسی مہم میں جارہے تھے ان کے راستے میں (وہی) باغ آیا۔ اور اس میں انہوں نے آرام کیا اور وہاں کے مجاوروں سے پوچھا کہ یہ کس آدمی کی قبر ہے مجاوروں نے خوب تعارف کرایا شیطان نے اس بات کو نہایت ہی مزین بناکر پیش کیا یہ رسالدار بھی وہیں ٹھہر گیا۔ اور اپنے تمام بال وغیرہ منڈوائے اور اسی سلسلہ میں داخل ہو گیا۔ اور اپنی ملازمت بھی چھوڑ دی۔ اسی فرقے کا ایک شخص غالباً جس کا نام نسیم تھا۔ اس نے اپنے رشتہ داروں اور بیوی کو چھوڑ دیا۔ اور وہ اس سلسلے کا بہت بڑا مبلغ بن گیا۔ بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا۔ ایک دن کہنے لگا کہ اس ملک کے سب سے بڑے عالم شاہ عبدالعزیز صاحب ہیں میں ان سے مقابلہ کروں گا۔ اور انہیں اپنے مذہب میں داخل کروں گا۔ ملاقات ہوئی۔ اس آدمی نے حضرت شاہ صاحب سے کہا حضرت آپ کے مذہب میں بہت قیود ہیں۔ نماز ہے روزہ ہے حج ہے زکوٰۃ ہے۔ آپ ہمارے مذہب میں آئیں ہر قسم کی آزادی ہے۔ نماز کی قید نہ روزے کی۔ حضرت شاہ صاحب نے کہا کہ بات تو بہت اچھی تم نے کہی ہے پھر شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں کبھی تمہارے باغ میں آؤں گا پھر بات ہوگی۔ ایک دن حضرت شاہ صاحب باغ میں تشریف لے گئے۔ اور اس کے سوالوں کا جواب دیا۔ شاہ صاحب نے پوچھا کہ تم اپنی ماں کے پیٹ میں مقید تھے یا آزاد؟ اس نے جواب دیا کہ مقید تھا۔ شاہ صاحب نے پوچھا جب پیدا ہوئے تو والدین تمہیں باہر جانے دیتے تھے جواب دیا نہیں۔ شاہ صاحب نے کہا کہ پھر جب تم استاد کے پاس پڑھنے لگے آزاد تھے یا پابند جواب دیا کہ پابند اور مقید تھا۔ شاہ صاحب نے پوچھا جب ملازمت کرنے لگے اس وقت آزادی کے ساتھ جو چاہتے تھے کرتے تھے یا حکومت کے قانون کے ساتھ مقید تھے کہا کہ ان کی مرضی کے مطابق۔ حضرت نے فرمایا کہ انسانی جبلت و فطرت ہی اس چیز کی متقاضی ہے کہ قیود کے ساتھ رہے تو شاہ صاحب نے ایسی حکمت کے ساتھ اس مبلغ (الکفر) کو سمجھایا کہ وہ فوراً تائب ہوا (اور دوبارہ محمد عربیؐ کی غلامی کو اختیار کرکے دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا)

یہ تھے ہمارے اکابر۔ اس خاندان ولی اللّٰہی نے اپنے دور میں محدثات و بدعات کا خوب خوب حکیمانہ انداز میں مقابلہ کیا۔ پھر یہ مشن علمائے دیوبند کی طرف منتقل ہوا اور انہوں نے اس مشن کو جاری رکھا۔ (اور شرک اور بدعت کی خوب بیخ کنی کی)۔ (ان سب چیزوں کے لئے تزکیہ نفس کا ہونا بہت

ضروری ہے۔ دارالعلوم دیوبند میں ایک زمانہ تھا کہ ایک ملازم سے لیکر شیخ الحدیث تک تمام حضرات صاحب دل ہوتے تھے (ان کے قلوب باطنی فیوضات سے بھی مزین تھے) آج روحانیت کا فقدان ہے جس کی وجہ سے بہت سی قلبی بیماریاں لگ چکی ہیں حضرت ابوھریرہؓ کی ایک حدیث ہے جب آدمی گناہوں کا ارتکاب کرتا رہتا ہے تو اس کا دل کالا ہو جاتا ہے۔ لیکن آج ہمارے قلوب بالکل خالی ہیں۔ آج ہم نمازوں میں بھی سستی کرتے ہیں جبکہ نماز تو خدا کے ساتھ سرگوشی اور مناجات ہے جو حضور اکرمؐ کو معراج کے موقعہ پر تحفہ کے طور پر عطا کی گئی تھی۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ ظاہری عبادات جہاں ضروری ہیں، وہاں باطنی عبادات بھی تزکیہ نفس کے لیے بہت ہی ضروری ہیں۔ تزکیہ نفس کا بہترین طریقہ تو کسی صاحب شریعت و طریقت کے ساتھ نسبت ہے۔ لیکن پانچ چیزیں ایسی ہیں جو انسان میں آجائیں تو کچھ نہ کچھ تزکیہ نفس حاصل ہو جاتا ہے (۱) تقویٰ (۲) اخلاص (۳) توکل (۴) صبر (۵) شکر تفصیل ان کی یوں ہے۔

تقویٰ: ایک مسلمان کے لیے یہ بہت ہی ضروری ہے (تقویٰ کی اہمیت کا اندازہ یہاں سے لگائیں کہ اگر کوئی سوال کرے کہ پیغمبر کی پوری زندگی کا خلاصہ کیا ہے تو جواب میں تقویٰ ہی آئے گا اور خدا کے نزدیک فضیلت کا معیار تقویٰ ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بہت ہی بڑے صحابی اور خلیفہ ثانی ہیں۔ نے حضرت ابی ابن کعبؓ سے سوال کیا کہ تقویٰ کیا ہے؟ حضرت ابی ابن کعبؓ نے جواب دیا کہ اے امیرالمومنین آپ کا گذر کسی تنگ راستہ سے ہوا ہوگا جہاں دونوں طرف خار ہی خار ہوں حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ ہاں ہوا ہے۔ حضرت ابی ابن کعبؓ نے پوچھا اس راستے سے آپ کس طرح گذرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ میں وہاں سے اپنے دامن کو بچا کر نہایت ہی احتیاط سے گذرتا ہوں۔ حضرت ابیؓ نے کہا یہی تقویٰ ہے کہ انسان کے دائیں اور بائیں جانب گناہوں کے کانٹے ہی کانٹے بکھرے پڑے ہیں۔ اور ان سے بچنا ہی تقویٰ ہے۔

اخلاص: یہ بھی بہت ہی بڑی چیز ہے مطلب یہ کہ انسان اپنی زندگی کا جو کام بھی کرے وہ اللہ ہی کے لیے خالصتاً ہو۔ حضرت شیخ الحدیث (مولانا زکریا نوراللہ مرقدہ) کا ایک واقعہ ہے کہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب جو حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رائپوری سے متعلق تھے وہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے پاس آئے اور کہا کہ میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں تصوف کیا ہے لیکن جواب ایسا ہو کہ وہ بالکل مختصر ہو کہ مجھے ہمیشہ یاد رہے حضرت شیخ الحدیثؒ نے جواب دیا کہ تصوف کی ابتداء اخلاص سے ہوتی ہے اور انتہا احسان پر (یعنی ہر کام کی ابتدا میں خالصتاً اللہ ہی کی رضا و خوشنودی ہو)

توکل: ترمذی شریف کی ایک حدیث ہے کہ ایک صحابی نے حضورؐ سے پوچھا یا رسول اللہ میں توکل کس طرح اختیار کروں۔ تمام اسباب کو چھوڑ دوں یا اختیار کروں جواب دیا اسباب کو اختیار کرنے کے بعد اس کے نتائج اللہ پر چھوڑ دو یہی توکل ہے۔ گویا کہ توکل کی تعریف یہ ہوئی کہ آدمی اعلیٰ اسباب کو اختیار کرنے کے بعد اس کے نتائج خدائے بزرگ و برتر کے سپرد کر دے۔

صبر: حدیث میں صبر کی بہت ہی فضیلت ہے۔ صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) خواہشات کو دبانا، گناہوں سے بچنا (۲) مصیبتوں پر صبر کرنا۔ مطلب یہ کہ اسباب کو اختیار کرتے ہوئے۔ اپنی خواہش کو قربان کرنا معصیت سے بچنا۔ اور جب حصول علم میں مشکلات پیش آئیں تو ان کو برداشت کرنا۔

شکر: پانچویں چیز شکر ہے مطلب یہ کہ جو نعمت ملے اس کے متعلق (انسان) یہ نہ سمجھے کہ یہ میری محنت اور قوت کا نتیجہ ہے بلکہ ان (تمام انعامات) کو عطیہ خداوندی سمجھے۔ قاضی ابو یوسفؒ کو ایک وقت میں بیس ہزار موضوع حدیثیں یاد تھیں تو آپ اندازہ لگائیں کہ ان کو صحیح اور حسن احادیث کتنی یاد ہوں گی۔ پھر ان پر ایک زمانہ ایسا آیا کہ یہ تمام چیزیں بھول گئی تھیں۔ اور نماز سے قبل فاتحہ انہیں دہرائی جاتی تھی۔ تو کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے جو نعمتیں میسر ہوں۔ ان کو اپنی محنت نہ سمجھے بلکہ ان پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرے (دارالعلوم) دیوبند کے ایک بہت بڑے عالم نے (ایک واقعہ) سنایا کہ دارالعلوم میں ایک طالب علم بہت ہی محنتی اور ذہین تھا اور اپنی محنت و ذہانت پر تکبر کرتا تھا۔ اساتذہ پر بے جا اعتراض (بطور تعریض) کرتا تھا۔ ایک دن جب اس نے استاد و تنگ کیا تو انہوں نے غصہ میں آکر کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ تجھے گدھے چرانے پر لگائے۔ مولانا نے فرمایا کہ اس بات کو تھوڑا ہی عرصہ گذرا۔ وہ طالب علم مدرسہ چھوڑ کر چلا گیا۔ ایک دن وہی مولانا کشمیر میں اپنے علاقے لداغ گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا وہی ذہین اور محنتی طالب علم لاٹھی ہاتھ میں لیے ہوئے گدھے چرا رہا ہے۔ وہ طالب علم فوراً استاد صاحب کے پاؤں میں گر گیا۔ آج کل بھی ایسا ہوتا ہے۔ آدمی کو اپنی قوت، ذہانت، صلاحیت پر کبھی بھی ناز نہیں کرنا چاہیے بلکہ خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ یہ پانچ چیزیں جو میں نے بیان کی ہیں (تقویٰ، اخلاص، توکل، صبر، شکر) اگر یہ آجائیں تو انشاءاللہ العزیز تزکیہ نفس ہو جائے گا۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مسٹر سٹیفن احمد علی کیسے بنے؟

تحریر: زاہدہ جمشید ــــــ اینڈویل نیویارک

لفظ اسلام کس قدر متاثر کن، میٹھا، نرم اور دھیما ہے، اور اسی کے دائرے میں رہنے والا لفظ "مسلمان" اس سے بھی زیادہ پُرکشش ہے۔ کاش ہم اس کشش کو جذبۂ محبت، بھائی چارگی اور خلوص کو اس طرح سے طول دیں کہ دنیا کی تمام قومیں دیکھتی رہ جائیں، پچھلے دنوں میری ملاقات ایک نومسلم امریکن سے ہوئی جس نے مسلمان بن کر یہ واضح کر دیا ہے کہ اسلام میں کس قدر کشش ہے، کس قدر بھائی چارگی ہے۔ کتنا یہ خوبصورت نرم اور پُرخلوص مذہب ہے۔ میں اس قدر متاثر ہوئی سوچا کہ میں قارئین پاکستان سے بھی ان کا تعارف کرا دوں اور اپنے نونہالوں اور نوجوانوں کے لئے شاید یہ سبق آموز درس ہو جو اپنے ملک سے کوسوں دور یہاں کی زمین پر پل بڑھ رہے ہیں۔ اور انہیں اپنے دین سے اس قدر ناآشنائی ہے کہ دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

آئیے تو ان صاحب سے ملتے ہیں جنھوں نے عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام کا دامن پکڑ لیا ہے۔

ان کا نام جو آج کل مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہے "احمد علی" ہے اور ان کا پرانا نام عیسائی ہونے کے ناطے سٹیفن تھا۔ پیشے کے اعتبار سے امریکن نیوی میں افسر ہیں۔ تعلیم کے لحاظ سے گریجویٹ ہیں۔ مشغلہ کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے کہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے میں اس مشغلے کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ اسلام کے بارے میں مختلف اسلامی تحقیقاتی اور معلوماتی کتابیں پڑھوں اور آج کل میرا یہی مشغلہ ہے کہ مختلف اسلامی سبق آموز کتابیں پڑھتا ہوں۔

ہم نے پوچھا کہ احمد بھائی آپ نے اسلام کب اور کیسے قبول کیا؟ تو کہنے لگے کہ ۲۰ سال کی عمر میں اور دوران تعلیم کے سلسلے میں ترکی گیا، وہاں دوران سفر ریڈیو پر قرآن شریف کی کچھ آیات سنیں تو میں کچھ اس طرح متاثر ہوا کہ میں وہاں کے لوگوں سے یہ پوچھنے پر مجبور ہو گیا کہ یہ سب کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں؟ تو مجھے جواب دیا گیا کہ یہ قرآن شریف کے الفاظ ہیں لیکن میری تسلی نہ ہوئی تو میں بے چین رہنے لگا۔ فوراً امریکہ واپس آیا، یہاں ایک مسلمان امام سے فوری طور پر ملا اور ان سے ان آیات کا ذکر کیا جو کہ میں ترکی میں سن کر آیا تھا۔ انہوں نے کلام پاک کی چند آیات مجھے سنائیں اور کہا کہ ایسی آیات تھیں، میں نے فوراً خوشی اور جذبات سے لبریز لہجے میں کہا کہ ہاں! بالکل ایسی ہی تھیں۔ چنانچہ انھوں قرآنی تعلیمات واضح کیں اور مجھے مذہب اسلام کے بارے میں بتایا تو میں اس قدر متاثر ہوا کہ اپنے والدین سے پوچھے بغیر فوری طور پر دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کا سوچ لیا اور امام صاحب کے ہاتھ پر ہی مسلمان ہو گیا۔ امام صاحب نے

کشمیر اور قادیانی

سردار عبدالقیوم کے انٹرویو سے اقتباس

صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خان نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ خود مختار کشمیر کسی بھی طرح کشمیریوں کے لئے فائدہ مند نہیں ہے۔ ۱۹۴۷ء میں مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ میں قائد اعظم محمد علی جناح کے لیٹر پیڈ پر ایک جعلی خط پیش کیا گیا کہ آپ ریاست جموں و کشمیر کو خود مختار بنانے کی قرارداد پاس کریں۔ دوسرے دن مسلم کانفرنس کی جنرل کونسل نے مجلس عاملہ کے فیصلہ کو کالعدم قرار دیتے ہوئے الحاق پاکستان کی قرارداد منظور کی۔ مہاراجہ کشمیر پر زور دیا کہ وہ ریاست کا الحاق پاکستان سے کرے کیونکہ ریاست جموں و کشمیر سیاسی، معاشی، مذہبی اور جغرافیائی طور پر پاکستان کے زیادہ قریب ہے۔ قائد اعظم نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا۔ قادیانی حضرات کی کوشش تھی کہ کشمیر کو خود مختار کرا کے اسے قادیان اسٹیبلشمنٹ بنایا جائے۔ پہلے ان کی دلچسپی بلوچستان میں بھی رہی۔ میرا ان لوگوں نے کئی بار پیچھا کیا اور مجھے کہا کہ میں قائد کشمیر چوہدری غلام عباس سے بات کروں اور انہیں منواؤں کہ وہ خود مختار کشمیر کے داعی ہوں، ان کا منصوبہ یہ تھا کہ ریاست جموں و کشمیر کا نام دارالاسلام رکھیں گے۔ انھوں نے الیکشن میں میری مخالفت کی۔ خورشید صاحب جیت گئے، ان کے لوگ آئے اور کہا کہ اب تو تمہیں ہوش کرنا چاہیے مگر میں نے ان کی بات نہ مانی۔ ایک بار بریگیڈیئر آدم خان جو ٹیچال تھا، نے کہا کہ تمہارے وارنٹ گرفتاری ہیں۔ میں نے کہا کس نے جاری کئے ہیں۔ اس نے کہا کہ آپ نے مرزا صاحب کے بارے میں کہا ہے کہ وہ کافر ہیں۔ مرزا صاحب اور جنرل عزیز کی بات ہوئی ہے میں نے کہا کہ یہاں فساد ہو جائے گا۔ اور ان کے دباؤ کو میں نے قبول نہ کیا اور مجھے وہ گرفتار نہ کر سکے، پھر ۱۹۶۰ء میں وارننگ دی۔ قادیانیوں نے ۱۹۴۸ء سے لے کر ۱۹۷۱ء تک میرا پیچھا کیا۔ خورشید صاحب سے جب میں الیکشن میں ہار گیا تو ربوہ سے وفد آیا کہ اگر میں خود مختار کشمیر پر راضی ہو جاؤں تو وہ ہر قسم کی مدد دیں گے پیسا اور اسلحہ دیں گے تاکہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت سے چھڑایا جا سکے مگر اس کی شرط یہ ہے کہ ریاست کو خود مختار رکھنے کا اعلان کیا جائے، میں نے ان کی ہر قسم کی پیشکش کو ٹھکرا دیا۔

(ملت لندن ۱۰ اپریل ۱۹۸۸ء)

مجھے نماز سکھانی شروع کی۔ ہم نے پوچھا کہ جب آپ نے پہلی مرتبہ نماز پڑھی تو کیا محسوس کیا؟ کہنے لگے کہ جس دن میں نے پہلی بار نماز پڑھی تو اس قدر جذباتی اور ناقابل بیان دلچسپی محسوس کی کہ میری زندگی بدل کر رہ گئی۔

اگلا سوال ہمارا یہ تھا کہ اب آپ مکمل طور پر مسلمان ہیں آپ اس وقت کیا محسوس کر رہے ہیں؟ جب میں عیسائی تھا تو میں کبھی بھی اس قدر نرم دل اور مخلص نہ تھا، نہ ہی میں نے کبھی بھائی چارگی اور محبت کے جذبے کو محسوس کیا تھا اور نہ ہی مجھے زندگی کو محسوس کرنے کا موقع ملا تھا کہ اصل زندگی کیا ہے؟ لیکن دائرۂ اسلام میں داخل ہوتے ہی ایک صحیح مسلمان بن کر میں نے یہ محسوس کیا کہ محبت اور خلوص بھائی چارگی اور زندگی کس قدر خوبصورت چیزیں ہیں جو کہ خدا کی طرف سے دیئے گئے انعامات ہیں۔

آپ کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ احمد علی کے والدین تاحال عیسائی ہیں۔ ہم نے پوچھا کہ تمہارے مسلمان ہوتے پر ان کا رویہ آپ کے ساتھ کیسا ہے۔ کہنے لگے میرے مسلمان ہونے پر میرے والدین خوش تو نہیں ہوئے لیکن میری زندگی نے جو کروٹ بدلی ہے اور میری زندگی کی اس خوش کن تبدیلی سے وہ بے حد خوش اور مطمئن ہیں۔ میری دو بہنیں ہیں اور ایک بھائی ہے اور میرے بھائی کی خواہش بھی یہی ہے کہ وہ بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔

آخر میں احمد علی نے کہا کہ وہ مسلمان بہن بھائیوں کے نام پیغام دینا چاہتے ہیں کہتے ہیں میری بہنوں اور بھائیو دنیا مسائل سے بھری پڑی ہے لیکن خدا نے ہمارے لئے قرآن پاک جیسی عظیم المرتبہ کتاب بھیج کر ہمارے تمام مسائل کے حل نکال دئے ہیں واقعی قرآن پاک مکمل ضابطہ حیات ہے بھائی چارگی ہمارا نصب العین ہونا چاہیئے، کسی مسلمان کو مصیبت میں دیکھ کر ہاتھ پاؤں آگے بڑھانے چاہئیں۔

اپنی شادی کے بارے میں احمد علی کہتے ہیں کہ کسی بھی ملک کی لڑکی سے شادی کرنے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ وہ صحیح مسلمان، اخوت کے جذبے سے سرشار ہو، وفادار ہو۔

(ماہنامہ پاکستانی۔ شکاگو)

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

حضرت صفیہؓ قبیلہ بنی نضیر کے سردار حیی ابن اخطب کی صاحبزادی اور رحمت عالم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریک حیات ہیں ان کا اصلی نام زینبؓ ہے۔ جنگ خیبر میں جو مال مسلمانوں کے ہاتھ آیا اور اس سے جو حصہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا اس میں حضرت صفیہ بھی تھیں، مال غنیمت کے اس مخصوص حصہ کو جو بادشاہ یا امام کے لیے ہو عرب میں صفیہ کہا جاتا ہے اسی مناسبت سے حضرت زینبؓ کا نام صفیہؓ پڑ گیا۔ اور اسی نام سے ان کی شہرت ہوگئی۔

حرم نبوی میں داخل ہونے سے پہلے حضرت صفیہؓ مختلف اشخاص کے نکاح میں رہیں۔ جنگ خیبر میں جب مسلمانوں کو عظیم الشان کامیابی و کامرانی حاصل ہوئی اور بہت سارا مال غنیمت ہاتھ آیا، تو اس موقعہ پر ایک صحابی رسول حضرت دحیہ کلبیؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک باندی کی درخواست کی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ انتخاب کرلیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت صفیہؓ کو چن لیا۔ لیکن ایک صحابی نے آپ کی خدمت عالی میں عرض کیا کہ آپ نے رئیسہ بنی نضیر اور قریظہ کو حضرت دحیہ کلبیؓ کو دے دیا حالانکہ وہ صرف آپ کے لیے سزاوار ہے جس کا مقصد یہ تھا کہ رئیسہ عرب کے ساتھ عام عورتوں جیسا سلوک مناسب نہیں ہے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ کلبیؓ کو ایک دوسری باندی دے دی اور حضرت صفیہؓ کو آزاد فرما کر خود ہی نکاح کر لیا۔ اور اس طرح آپؐ نے ان کو حرم نبوی میں داخل فرمالیا۔

یہ سب کچھ مقام خیبر ہی میں ہو گیا۔ خیبر سے روانہ ہونے کے بعد کیا ہوا اسے ایک سیرت نگار نے بخاری، مسلم اصابہ اور طبقات کے حوالوں سے اس طرح لکھا ہے:۔

"خیبر سے روانہ ہوئے تو مقام صہبا میں رسم عروسی ادا کی اور جو کچھ سامان صحابہ کرامؓ کے پاس موجود تھا اس کو جمع کر کے دعوت ولیمہ فرمائی، وہاں سے روانہ ہوئے تو آپ نے ان کو خود اپنے اونٹ پر سوار کیا اور اپنی عبا سے ان پر پردہ کیا، یہ گویا اس بات کا اعلان تھا کہ وہ ازواج مطہرات میں داخل ہوگئیں" (سیر الصحابیات صفحہ ۹۵)

حضرت صفیہؓ دیگر ازواج مطہرات کے مقابلے میں کوتاہ قد تھیں، مگر قدرت نے حسن و جمال سے نوازا تھا۔

چنانچہ ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ان کے پستہ قد ہونے کے متعلق چند جملے اپنی زبان سے نکال دیئے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا تو نے ایسی بات کہدی کہ اگر سمندر میں چھوڑ دیا جائے تو اس میں مل جائے"۔ جس کا مطلب ہے کہ یہ اتنی سخت اور گندی بات ہے کہ سمندر کا پانی بھی گدلا ہو جائے۔

حرم نبوی میں داخل ہونے کے بعد حضرت صفیہؓ کی زندگی میں یک بیک بڑی تبدیلیاں ہوگئیں، اور ام المومنین اور زوجہ رسول ہونے کی وجہ سے ایسا ہونا بالکل ہی فطرت کا تقاضا تھا۔

حضرت صفیہؓ نے دیگر ازواج مطہرات کی طرح علم و عمل میں پختگی اور پائیداری حاصل کی، حدیثیں روایت کیں اور لوگوں کو مسائل بھی بتاتے ایک طرح سے ام المومنین حضرت صفیہؓ علم و فضل اور حکمت و معرفت کا امام ہوگئیں۔

حضرت صہیرہ بنت جعفر حج کر کے حضرت صفیہؓ کے پاس مدینہ منورہ آئیں تو کوفہ کی بہت سی عورتیں مسائل دریافت کرنے کے لیے بیٹھی ہوئی تھیں۔ صہیرہ کا بھی یہ مقصد تھا اس لیے انہوں نے کوفہ کی عورتوں سے سوالات

کرائے، ان سوالات میں ایک متبنی بنیذ کے متعلق تھا۔ حضرت صفیہؓ نے سنا تو بولیں، اہل عراق اس مسئلہ کو اکثر پوچھا کرتے ہیں۔ (بحوالہ سیر الصحابیات)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا محاسن اخلاق کی پیکر جمیل تھیں، علم و فضل اور بردباری نیز صبر و تحمل کا سراپا مجسمہ تھیں۔ یہی وہ فطری صلاحیت تھی جس کی بنا پر انہوں نے دوسروں کی کڑوی کسیلی باتوں کو نظر انداز کر دیا اور اندر ہی ضبط کر کے رہ گئیں۔ ان ہی اخلاقی خوبیوں نے ان کی ذات کو بلند اور روشن بنایا، ان اخلاقی خوبیوں اور کمالات کا وجود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت صحبت سے ہوا سیر کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کو یہودیہ کہا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ رونے لگیں۔ حضرت صفیہؓ کے پاس ایک کنیز تھیں، حضرت عمرؓ کے پاس جا کر ان کی شکایت کیا کرتی تھیں، چنانچہ ایک دن کہا کہ ان میں یعنی حضرت صفیہ میں یہودیت کا اثر آج تک باقی ہے وہ "یوم السبت" کو اچھا سمجھتی ہیں اور یہودیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرتی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے تصدیق کے لیے ایک شخص کو ان کے پاس بھیجا۔ حضرت صفیہؓ نے جواب دیا "یوم السبت" کو اچھا سمجھنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اس کے بدلے خدا نے ہم کو "جمعہ" کا دن عنایت فرمایا ہے۔ البتہ میں یہودیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرتی ہوں وہ میرے خویش اقارب ہیں۔ اس کے بعد لونڈی کو بلا کر پوچھا کہ تو نے میری شکایت کی ہے، بولی ہاں! مجھے شیطان نے بہکا دیا تھا، حضرت صفیہؓ خاموش ہو گئیں اور اس لونڈی کو آزاد کر دیا۔

حضرت صفیہؓ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے غایت درجہ محبت تھی اس بابت میں کتب سیر میں بہت سے واقعات مذکور اور موجود ہیں۔

حجۃ الوداع کے سفر میں حضرت صفیہؓ اونٹ کے بیٹھ جانے کی وجہ سے قافلہ سے پیچھے رہ گئیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے پاس سے گذر ہوا تو دیکھا کہ وہ بیٹھی رو رہی ہیں اور آنکھوں سے سیل اشک رواں ہیں، چنانچہ آپؐ نے اپنی چادر سے ان کے آنسو پونچھے، آپؐ آنسو پونچھتے جاتے تھے اور وہ برابر روتی جاتی تھیں

ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنی حسرت و یاس کا اظہار ان الفاظ میں کیا، کاش کہ آپ کی بیماری مجھ کو لگ جاتی، اتنا زبان سے نکلنا تھا کہ دیگر ازواج مطہرات نے آپؐ کو گھورنا گھورنا شروع کر دیا۔ اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جو کچھ کہہ رہی ہیں سچ ہے یعنی اس میں ریا اور کسی قسم شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

اصابہ میں ابن سعد کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صفیہؓ کے مابین بہت محبت تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے۔ دیگر ازواج مطہرات بھی ساتھ تھیں حضرت صفیہؓ کا اونٹ بیمار ہو گیا حضرت زینب کے پاس ضرورت سے زائد اونٹ تھے، آپؐ نے فرمایا کہ ایک اونٹ صفیہؓ کو دے دو! اس پر حضرت زینب نے برجستہ عرض کیا "کیا میں اس یہودیہ کو اپنا اونٹ دوں! اتنا سننا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اس قدر سخت ناراض ہوئے کہ ان کے پاس دو مہینے تک نہیں گئے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی فیاضی اور جود و سخا کے متعلق صاحب سیر الصحابیات نے زرقانی کے حوالہ سے ان الفاظ میں شہادت نقل کی ہے۔

"حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سیر چشم اور فیاض واقع ہوئی تھیں، چنانچہ جب وہ ام المؤمنین بن کر مدینہ منورہ میں آئیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ازواج مطہرات کو سونے کی بجلیاں تقسیم کیں، کھانا عمدہ پکاتی تھیں آنحضورؐ کے پاس تحفۃً بھیجا کرتی تھیں۔"

الغرض حضرت صفیہؓ ان تمام اخلاقی خوبیوں اور ان کمالات اور تمام فضائل و مناقب سے آراستہ تھیں، جو ام المؤمنین ہونے کے لیے ایک حد تک ضروری تھے حق تعالیٰ شانہٗ نے ان خوبیوں سے ان کو نوازا تھا کہ حرم نبوی میں رہ کر دنیا میں آنے والی خواتین کے لیے ایسی مثالی راہ بنائیں جو رہتی دنیا تک منارہ نور و عرفان ہو اور عالم انسانیت کی خواتین اسلام اس نور و عرفان کے منارہ سے روشنی حاصل کرتی رہیں۔

ہر حیات کے ساتھ موت کا رشتہ جڑا ہوا ہے آدم سے یں دم تک موت کے بے رحم پنجہ نے کسی کو ایک لمحہ کی بھی مہلت نہیں دی اور اس نے انسان کو اپنا لقمہ اجل بنایا حضرت صفیہؓ نے بھی اسی موت کے نتیجہ میں رمضان ۵۰ھ میں ساٹھ سال کی عمر میں اس دار فانی سے دار بقا کی راہ لی اور جنت البقیع میں بہت سارے صحابہ و صحابیات کے جوار میں دفن کر دی گئیں

ام المؤمنین حضرت صفیہؓ تو اس دنیا سے رخصت ہو گئیں مگر ان کی اخلاقی خوبیاں، فضل و کمالات اور اوصاف حمیدہ رہتی دنیا تک کے انسانوں کے لیے منارہ نور ہیں جن سے انسان روشنی حاصل کرتا رہے گا خواہ روشنی حاصل کرنے والے مرد ہوں یا عورتیں، ہماری مائیں ہوں یا بہنیں، بہو ہوں یا بیٹیاں

اعلانِ تعطیل

قارئین، نامہ نگار اور ایجنٹ حضرات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بوجہ عید الاضحیٰ ہفت روزہ ختم نبوت کے تمام شعبے بند رہیں گے۔
لہٰذا آئندہ ہفتے کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ (ادارہ)

مسجد کی تعمیر

میں حصہ لیجئے، تعمیراتی سامان مثلاً سریہ، سیمنٹ، ماربل اور نقد عطیات کے ذریعہ صاحب خیر حضرات کے لئے جنت میں محل خریدنے کا بہترین موقعہ

رابطہ کے لئے

مسجد دار العلوم مدینہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ
فون نمبر ۷۶۵ مسجد کا اکاؤنٹ نمبر ۶۴۴

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

درود شریف کیسے پہنچتا ہے؟

سائل: عبدالمجید ساجد دلیوالا

س: درود شریف اگر یہاں پڑھا جائے تو روضۂ اقدس تک کس طرح پہنچتا ہے اور اگر وہاں پڑھا جائے تو کیا جواب ملتا ہے۔

ج: حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص میری قبر پہ سلام کہے اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے کہے اسکو فرشتے پہنچاتے ہیں۔

مسلمانوں کا کنواں قادیانیوں سے الگ ہونا چاہیے

سائل: رانا ذوالفقار علی

س: ایک گاؤں کی آبادی تقریباً ½ حصہ مسلمان ہیں اور باقی ½ حصہ قادیانی ہیں۔ پوری آبادی میں ایک ہی کنواں ہے جس سے پورا گاؤں پانی بھرتا ہے جس کے بارے میں حکام بالا کو کئی بار لکھ چکے ہیں کسی نے پوچھا تک نہیں، کیا مسلمانوں اور قادیانیوں کا ایک کنواں سے پانی بھرنا جائز ہے یا ناجائز؟

لہٰذا آپ سے التماس ہے کہ حکام بالا کو لکھیں اور اس کا متبادل نظام کرانے میں مدد کریں۔ تاکہ دینی لحاظ سے مسلمان آبادی محفوظ رہ سکے۔ کنوئیں سے پانی بھرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر آدمی اپنی بالٹی سے رسی باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالتا ہے یا مشکے کو رسی باندھ کر اندر لٹکایا جاتا ہے۔ اس طریقے سے پانی نکالا جاتا ہے۔

ج: بہتر ہے کہ مسلمانوں کا کنواں بھی قادیانیوں سے الگ ہو۔

مرزائیوں سے تعلقات رکھنا جائز نہیں

سائل: شوکت رسول فیصل آباد

س: کیا مرزائیوں کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہنا چاہیے؟ کیا ان سے گھریلو تعلقات (اگر پڑوسی ہوں) رکھنا جائز ہے؟ کیا ان کے یہاں ملازمت کرنی جائز ہے؟۔ میرا ایک دوست ہے وہ مرزائیوں کی کپڑے کی دکان پر ملازمت کرتا ہے وہ ایک دن مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ یار میں مرزائیوں کی دکان پر ملازمت کرتا ہوں مجھ کو گناہ تو نہیں ہوگا۔

ج: مرزائیوں کو سلام کرنا اور ان سے تعلقات رکھنا جائز نہیں۔ آپ کے دوست کو چاہیے کہ ان موذیوں کی دکان پر کام نہ کرے۔

مختلف مسائل

سائلہ: شیریں گل شیری

س: تہجد میں ویسے تو بارہ نوافل ہوتے ہیں آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا سارے نوافل پڑھنے چاہئیں یا پھر دو چار چھ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ کوئی کہتا ہے کہ تہجد کی ہر رکعت میں پندرہ دفعہ قل ہو اللہ شریف پڑھنی پڑتی ہے کوئی کہتا ہے کہ نہیں؟

ج: تہجد کے نوافل چار سے بارہ تک ہیں، کوئی زیادہ پڑھے تب بھی اچھا ہے۔ سورہ اخلاص ایک بار سے زیادہ پڑھنے کی اجازت ہے۔

س: کچھ لوگ صدقہ دیتے ہیں مگر صدقہ والی چیز گھر میں بھی رکھ لیتے ہیں ساری کی ساری تقسیم نہیں کرتے۔

ج: جتنی تقسیم کردی اتنا صدقہ ہوگیا اور جو گھر میں رکھ لی اس کا صدقہ نہیں ہوا۔

س: اگر انسان وضو کرے نماز کے لیے اور پھر اسی وضو میں دو یا تین نمازیں پڑھ لے تو کیا نمازیں قبول ہو جائیں گی۔

ج: اگر پہلا وضو باقی ہے تو کئی نمازیں بھی پڑھ سکتا ہے۔

س: میرے ایک دوست نے جرابوں پر مسح کر کے وضو کیا پھر نماز پڑھ لی۔ نماز ہوئی یا نہیں؟

ج: ایسی جرابوں پر مسح صحیح نہیں۔ مسح نہ ہوا تو وضو درنماز بھی درست نہیں ہوئی۔

قربانی میں عقیقہ کا حصہ

س: امام بالغ کے مقتدی نابالغ ہوں۔ تو کیا امام کی نماز ہوگئی؟

ج: اگر مقتدی نابالغ ہو تب بھی نماز ہو جاتی ہے اور جماعت کا ثواب بھی مل جاتا ہے۔

س: قربانی کے ایام کتنے ہیں۔

ج: امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تین ہیں۔

س: بھینس کی قربانی کہاں سے ثابت ہے؟

ج: شرعاً گائے اور بھینس کا ایک ہی حکم ہے۔

س: قربانی میں عقیقہ کی شرکت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

ج: ہو سکتی ہے۔

س: ایک شخص اپنے ناخن بڑھا کر رکھتا ہے ہم اس کو روکتے ہیں، شرعی طور پر ناخن بڑھا کر رکھنا کیسا ہے؟

ج : ناخن تراشنا فطرت ہے اور ناخن بڑھانا خلاف فطرت وحشی پن ہے چالیس روز سے زیادہ نہ تراشنا گناہ ہے، ہر ہفتہ تراشنا سنت ہے

چند مسائل

سائل : عمرالدین ساقی دلیوالا بھکر

س : پچھلے دنوں ایک صاحب نے فتویٰ دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، بزرگان دین، اولیائے کرام پیر صاحبان وغیرہ کسی بھی بزرگ ہستی کا وسیلہ (اپنے جائز کام کے لیے) پکڑنا کفر ہے اس لیے وسیلہ پکڑنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

ج : وسیلہ پکڑنے کی کئی صورتیں ہیں جن کی تفصیل میرے رسالہ "اختلاف امت" میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے، ان میں سے معروف صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ اپنے مقبول و محبوب بندے کے طفیل میرا یہ کام کردے۔ یہ صورت جائز ہے اور اس کو کفر کہنا غلط ہے۔

س : میں پچھلے دنوں جھنگ گیا، جمعہ شریف کی پہلی اذان ۱۰-۱۲ بجے ہو رہی تھی جو کہ ڈبل اذان تھی یعنی کہ اللہ اکبر چار کی بجائے آٹھ دفعہ اور اسی طرح باقی اذان اس کے بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں

ج : اذان میں تکبیر کو آٹھ مرتبہ کہنے کا کوئی بھی قائل نہیں، خدا جانے وہ مؤذن کون ہوگا۔

س : ہمارا ایک حاجی دوست ہے وہ کہتا ہے کہ پیروں، فقیروں کی قبر مبارک کو چومنا درست ہے۔

ج : عالمگیری ص ۳۵۱ ج ۵ میں ہے

"برہان ترجمانی کہتے ہیں کہ ہم قبر پر ہاتھ رکھنے کو نہ سنت سمجھتے ہیں اور نہ اچھی بات، لیکن اگر کوئی ہاتھ لگائے تو گناہ نہیں سمجھتے۔ عین الائمہ کرابیسیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کو سلف سے نکیر کے بغیر ایسا ہی پایا ہے، اور شمس الائمہ مکی فرماتے ہیں کہ یہ بدعت ہے (قنیہ) اور قبر پر ہاتھ نہ پھیرے اور نہ اس کو بوسہ دے کیونکہ یہ عیسائیوں کی عادت ہے"

بقیہ : مسائل قربانی

کردیے اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

● یکم ذی الحجہ سے کر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرنے والا حجامت نہ کرائے تاکہ حج کرنے والوں کے ساتھ مشابہت ہو جائے۔

● نماز عید کے بعد گھر سے نکلیں تو مذکورہ بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں

● ایک راستہ سے جائیں اور دوسرے سے آئیں۔

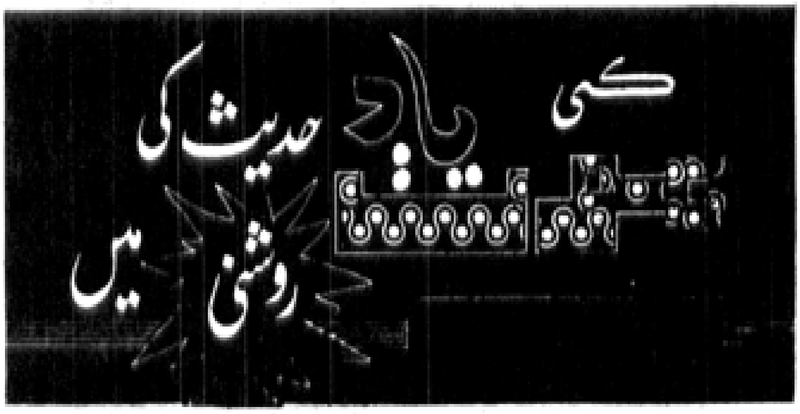

"ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو پوری پاداش تمہاری قیامت کے دن ملے گی تو جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا سو وہ پورا کامیاب ہوا اور دنیاوی زندگی تو کچھ بھی نہیں مگر صرف دھوکے کا سودا ہے۔"

(آل عمران ع ۱۹)

مسافرانہ زندگی : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا دنیا میں اس طرح رہو جیسے مسافر یا راہ گیر۔ حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے کہ جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کرو صحت میں مرض اور زندگی میں موت کے لیے سامان کرلو

(بخاری)

وصیت لکھی ہوئی رکھنی چاہیے : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ مناسب نہیں کہ اس کے پاس کوئی چیز وصیت کے لائق ہو اور وہ دو راتیں اس حال میں گذار دے کہ وصیت لکھ کر نہ رکھی (بخاری مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت ہے کہ آپ نے تین راتیں فرمایا، حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ایک رات بھی میں نے بغیر وصیت کے نہیں گذاری۔

انسان کی مثال : حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع شکل کی لکیر کھینچی اور اس کی حد سے ایک اور لکیر کھینچی جو دوسری حد سے باہر نکل گئی اور بیچ کے لکیر کے پہلو میں چند چھوٹی لکیریں کھینچیں، پھر فرمایا یہ انسان ہے اور جو اس کو گھیرے ہوئے ہے یہ اس کی موت ہے اور یہ بڑی جو حد سے آگے نکل گئی ہے یہ انسان کی امید ہے اور چھوٹی لکیریں جو پہلو میں ہیں یہ حادثات جو انسان کی نوبت بہ نوبت پیش آتے رہتے ہیں، اگر ایک مصیبت نے چھوڑا تو دوسری نے آدبوچا، ایک آفت سے چھٹکارا ملا تو دوسری نکلے پڑی (بخاری)

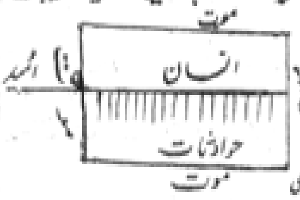

فضیلت قربانی رسول عربی کی زبانی

تحریر: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

فضائل قربانی اور مسائل قربانی سے پہلے عشرہ ذوالحجہ کے فضائل مختصر طور پر عرض کرتا ہوں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر میں دس راتوں کی قسم کھائی ہے۔ جمہور علماء امت کے نزدیک وہ دس راتیں ہی ماہ ذوالحجہ کی ہیں خصوصاً نویں تاریخ عرفہ کا دن، عرفہ عید کی درمیانی رات ان تمام دنوں کو خاص فضیلت حاصل ہے۔ نویں ذوالحجہ کو روزہ رکھنا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کا کفارہ ہے۔ اور عید کی رات میں بیدار رہ کر عبادت و ذکر و تلاوت میں مشغول رہنا بڑی فضیلت اور ثواب کا کام ہے۔ جتنا بھی ہو سکے عید کی رات کو جاگ کر خدا پاک کی عبادت کریں خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ پاک کی عبادت کے لئے عشرہ ذوالحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں۔ ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے (ترمذی و ابن ماجہ)

قربانی کے فضائل۔ (۱) ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا بقر عید کی دس تاریخ کو کوئی بھی نیک کام اللہ پاک کے نزدیک (قربانی) خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور قیامت کے دن قربانی والا اپنے جانوروں کے بالوں اور سینگوں اور کھروں کو لے کر آئے گا۔ اور یہ سب چیزیں اس قربانی کرنے والے کے لئے ایک عظیم ثواب و اجر کا ذریعہ بنیں گی، ایک اور ارشاد گرامی یوں ہے کہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ قبولیت پالیتا ہے۔ لہذا تم لوگ خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔ (ابن ماجہ و ترمذی)

(۲) حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان قربانیوں کی کیا حقیقت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ طریقہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام سے جاری ہوا ہے اور یہ طریقہ چلا آرہا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ ہم کو ان میں کیا ملتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ صحابہ کرامؓ نے پھر عرض کیا اون والے جانور دنبہ وغیرہ کے ذبح کر کیا ملتا ہے! آپؐ نے فرمایا ہر ہر اون کے بال کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے (ابن ماجہ) قربانی کی اہمیت کا اندازہ رسولؐ کے عمل سے لگائیں کہ دس سال آپؐ نے مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور ہر سال قربانی کرتے رہے۔

(۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ پورے دس سال مدینہ طیبہ میں قیام پذیر رہے اور ہر سال قربانی کرتے رہے۔ (ترمذی صفحہ ۱۸۲/ج ۱، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۹)

(۴) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے مدینہ میں ہمیں عید کی نماز پڑھائی۔ آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ بعض لوگوں نے نماز عید سے قبل ہی قربانی کر لی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں دوبارہ قربانی کرنا ہوگی۔ (مسلم صفحہ ۱۵۵/ج ۲)۔

(۵) حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم فارس کے علاقہ میں دشمنوں سے جنگ کر رہے تھے۔ اور ہمارے جنرل حضورؐ کے ایک صحابی تھے چنانچہ ہمیں پریشانی لاحق ہوئی کہ قربانی کے دن آگئے ہیں اور ہمیں سال بھر کی بکریاں دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ تو حضرت مجاشع بن مسعودؓ نے فرمایا۔ اگر بکریاں نہیں مل سکتیں تو کوئی حرج نہیں۔ میں نے جناب رسول عربیؐ سے سنا ہے کہ چھ ماہ سے زیادہ عمر کے دنبہ کی قربانی بھی جائز ہے سو اس کی قربانی کر لو (مستدرک حاکم صفحہ ۲۲۶/ج ۴ نسائی صفحہ ۲۲۱/ج ۱)

(۶) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ مبارک سے مدینہ طیبہ میں دو مینڈھے قربانی کیے۔ (بخاری صفحہ ۲۲۱/ج ۱)

(۷) حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے مدینہ منورہ میں کبھی اونٹ کی قربانی کی اور کبھی بھیڑ اور بکریوں کی۔ (سنن الکبریٰ صفحہ ۲۷۳/ج ۹)

(۸) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں قربانی کے گوشت کو نمک لگا کر آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں پیش کیا کرتے تھے (بخاری شریف صفحہ ۸۳۵/ج ۲)

(۹) حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا۔ اے مدینے والو! قربانی کا گوشت تم تین دن کے بعد نہیں کھا سکتے۔ یہ تخصیص خاص تھی اس کے بعد عام اجازت ہو گئی تھی کہ گوشت تین دن کے بعد بھی رکھا جا سکتا ہے (بخاری)۔

(۱۰) حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت ہے جس میں آپؐ نے فرمایا جس شخص کو وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ

ختم نبوت زندہ باد
ھو الشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

عیدگاہ میں نہ آئے۔ (الترغیب والترہیب)

(۱۱) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کے جانور کے آنکھ، کان خوب اچھی طرح دیکھ لیں اور ایسے جانوروں کی قربانی نہ کریں جس کان چرا ہوا ہو یا جس کے کان میں سوراخ ہو۔ (ترمذی شریف)

(۱۲) حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ سے سوال کیا گیا کہ کن کن جانوروں کی قربانی نہ کیجائے آپؐ نے ہاتھ مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ (خصوصیت کے ساتھ) چار طرح کے جانوروں سے پرہیز کرو۔ (۱) لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو (۲) وہ کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو (۳) ایسا جانور جس کا مرض ظاہر ہو (۴) ایسا دبلا پتلا مریل جانور جسکی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(ابن ماجہ ترمذی)

(۱۳) اُم المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جب ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہوجائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو ناخن اور بال نہ کاٹے۔ (مسلم شریف)

آج چند وقت پرست لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ قربانی کا انکار کرتے ہیں بعض ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ حرم کے ساتھ خاص ہے ایسے ہی لوگوں میں سے پروفیسر رفیع اللہ شعاب بھی ہیں جو قربانی کی حقیقت کا انکار کرتے ہیں۔ میں نے جن احادیث کا ترجمہ کیا ہے ان میں صاف واضح حکم اور عمل رسول موجود ہے کہ قربانی کرنا واجب ہے۔ رسول کریمؐ کی محبوب سنت ہے۔ اس سنت پر عمل کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ صحابہ کرام نے ہمیشہ محبت اور خلوص کے ساتھ قربانی کی ہے۔ رسول کریمؐ کے پاک زمانہ سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ قربانی کرتی آئی ہے۔ لیکن چند لوگ سنت رسولؐ سے لوگوں کو ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ لکھنے کے لیے اور موضوع بھی بہت ہیں ان پر لکھا کریں

باقی صفحہ پر

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر

بکرا بکری ایک سال۔ گائے، بیل، بھینس بھینسا دو سال۔ اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ البتہ فربہ بھیڑ، مینڈھا وغیرہ، دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو، اگر ایک سال کے بھیڑ دنبوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

- قربانی کا جانور بے عیب ہو
- خصی جانور کی قربانی جائز ہے
- کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے
- پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے
- سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے
- پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں
- جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں
- جانور کے ابتدا ہی سے دانت نہ ہوں قربانی جائز نہیں۔
- جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں۔
- لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔
- گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی اکیلا کرے تو بھی جائز ہے۔
- سنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لیے قبلہ رخ لٹائے تو یہ دعا پڑھے،

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

- اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ
- قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔
- حصہ دار سب مسلمان ہوں اگر کوئی قادیانی یا لاہوری یا مرزائی حصہ دار ہوگا تو سب کی قربانی نہ ہوگی۔
- مرزائی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اس لیے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا، یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا، تو اس کا کھانا حرام ہوگا
- قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔
- قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ صدقہ میں دینی چاہیئے۔
- ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لیے اکیلے یا باجماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ مندرجہ ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے، اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر کہنا شروع

باقی صفحہ ۱۵ پر

ایک رپورٹ ایک جائزہ

دورۂ افغانستان

جنیوا معاہدہ کے بعد

جہاد افغانستان کے عظیم مجاہد مولانا جلال الدین حقانی سے چند اہم سوالات

حرکۃ المجاہدین کی دعوت پر مئی ۸۸ء کے اختتام پر جب ہم نے تیسری بار افغانستان جانے کا فیصلہ کیا تو صورت حال یہ تھی کہ جنیوا معاہدے پر دستخط ہو چکے تھے اور نجیب حکومت کے ذرائع ابلاغ زور و شور کے ساتھ اس پراپیگنڈہ میں مصروف تھے کہ افغان مہاجرین کی اکثریت نے جنیوا معاہدے پر اطمینان کا سانس لیا ہے اور اب وہ قافلہ در قافلہ افغانستان جانے میں مصروف ہیں اور پاکستان میں بھی جنیوا معاہدہ کو حکومت کی معجزانہ کامیابی ثابت کرنے کے لیے روایتی بیان بازی کا شور و غوغا تھا۔ اور یہ تاثر پھیلانے کی سرتوڑ کوشش ہو رہی تھی کہ جنیوا معاہدے کے بعد مسئلہ افغانستان اصولی طور پر ختم ہو گیا ہے اور اب صرف یہ کام رہ گیا ہے کہ روسی فوجیں مقررہ مدت کے اندر افغانستان سے واپس چلی جائیں اور افغان مہاجرین بھی اپنے وطن واپس لوٹ جائیں لیکن اس قسم کے تاثرات کی فضا میں ۲۹ مئی کو حرکۃ المجاہدین کے امیر مولانا فضل الرحمٰن خلیل چند احباب کے ہمراہ میرم شاہ میں افغان مجاہدین کے مراکز کو دوبارہ دیکھ اور ڈیورنڈ لائن عبور کر کے ژاور کے بین الاقوامی شہرت کے حامل مرکز جہاد میں پہنچے تو گوئبلز کے فلسفہ نے اپنے وجود اور کارفرمائی کا ایک بار پھر پوری شدت کے ساتھ احساس دلایا۔ جرمن ڈکٹیٹر ہٹلر کا دست راست گوئبلز یہ کہا کرتا تھا کہ جھوٹ اس تسلسل کے ساتھ بولو کہ لوگ اسے سچ ماننے پر مجبور ہو جائیں۔ کیونکہ ہمیں نہ تو مہاجرین کا کوئی قافلہ جاتا دکھائی دیا اور نہ ہی مجاہدین کسی محاذ سے اپنا سامان لپیٹتے دکھائی دیئے بلکہ جنگ کی تیاریوں میں پہلے سے زیادہ شدت اور اسباب جنگ کی فراہمی اور ذخیرہ میں اضافہ کی کیفیت دیکھ کر ہمیں جنیوا معاہدہ کا تانا بانا کھینچنے والے ان سفارت کاروں کی ذہنی حالت پر رحم آنے لگا جو الفاظ کی مینا کاری کے ساتھ دستاویزات کی کاغذی دیوار کے ذریعے افغانستان کی جنگ کو بند کرانے کی خوش فہمی کا شکار ہو گئے ہیں۔ روسی لیڈر میخائل گورباچوف نے گذشتہ دنوں ایک بیان میں کہا تھا کہ افغانستان سے روسی افواج کی واپسی کو ویت نام سے امریکی فوجوں کی واپسی سے تشبیہ نہ دی جائے۔ کیونکہ دونوں کی نوعیت بالکل مختلف ہے۔ افغانستان میں جنیوا معاہدہ کے بعد جنگ کی صورت حال دیکھ کر مسٹر گورباچوف کی یہ بات مبنی بر حقیقت دکھائی دی کیونکہ ویت نام کے جنیوا معاہدے اور افغانستان کے جنیوا معاہدہ میں دو فرق واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ ویت نام کے مذاکرات میں امریکہ نے چھاپہ مار مزاحمتی گروپوں یعنی ویت کانگ کے وجود کو تسلیم کر کے ویت نام کے مستقبل کا فیصلہ ان کے ساتھ میز پر بیٹھ کر کیا تھا۔ اور اپنی کٹھ پتلی حکومت کے تحفظ اور بقا پر اصرار کرنے کی بجائے ویت کانگ کی حکومت کے لیے راستہ صاف کر دیا تھا جبکہ افغانستان میں روسی قیادت افغان مجاہدین کا میز پر سامنا کرنے کی اخلاقی جرأت کا مظاہرہ نہیں کر سکی اور اپنی شکست کے اعتراف کے ساتھ ساتھ اس کے منطقی نتیجہ یعنی دشمن کی فتح کو تسلیم کرنے کا حوصلہ بھی اُسے نہیں ہوا۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ روس کی فوجی یلغاروں میں واپسی کا یہ پہلا تجربہ ہے اس سے قبل روس کو اس قسم کی شکست کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ وہ شکست کے مسلمہ آداب سے واقف نہیں ہے اور جنیوا معاہدہ شکست کے بارے میں روسی قیادت کی ناتجربہ کاری کا منہ بولتا ثبوت دکھائی دے رہا ہے مگر افغان مجاہدین نے اب بسم اللہ کر دی ہے شکست کے تجربات میں بھی روسی قیادت کو تہی دامنی کی شکایت نہیں رہے گی۔ ان شاء اللہ العزیز۔

اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں

ویت نام کے ساتھ امریکہ کے معاہدہ اور افغانستان کے بارے میں معاہدہ جنیوا میں دوسرا واضح فرق یہ ہے کہ ویت نام میں معاہدہ کے بعد جنگ بند ہو گئی تھی اور جنوبی و شمالی میں منقسم ویت نام جنگ بندی کے بعد متحدہ ویت نام کی صورت اختیار کر گیا تھا جبکہ جنیوا معاہدے کے بعد افغانستان کی جنگ میں شدت اور تیزی پیدا ہو رہی ہے اور روسی قیادت متحدہ افغانستان کو جنوبی اور شمالی کے دو حصوں میں تقسیم کرنے کے لیے مسلسل سازشوں کے جال پھیلاتی نظر آ رہی ہے۔

ویت نام اور افغانستان کے بارے میں بین الاقوامی معاہدات کا یہ فرق افغانستان کے اندر جا کر اور زیادہ واضح طور پر محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ جنیوا معاہدے سے قبل مارچ ۸۸ء میں جب ہمیں ژاور کے مرکز جہاد اور اس سے آگے اگلے مورچوں پر جانے کا موقع ملا تھا تو اسلحہ کی فراوانی اور جنگی جوش و خروش کا جو منظر اس وقت دیکھا تھا معاہدہ کے بعد کا ماحول اس سے کہیں زیادہ پر جوش نظر آیا مجاہدین کا عزم و حوصلہ دیکھ کر یہ محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اب آخری اور فیصلہ کن معرکہ کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں ایک ایسا معرکہ جس کی شدت اور تباہ کاری شاید گذشتہ نو سالہ جنگ کے مجموعی تاثرات کو بھی ذہنوں سے محو کر دے افغانستان میں ہماری حالیہ حاضری کا مقصد جنیوا معاہدے سے پہلے اور بعد کی صورت حال میں فرق کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ معروف افغان کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی کے ساتھ ملاقات کرنا بھی تھا چنانچہ ان سے ان کے میرم شاہ ہیڈ کوارٹر میں ملاقات ہوئی اور جہاد افغانستان کی تازہ ترین صورت حال کے

بارے میں مختلف امور پر ان سے بات چیت ہوئی مولانا جلال الدین حقانی سیاسی طور پر "حزب اسلامی افغانستان" کے اس دھڑے سے وابستہ ہیں جس کی قیادت مولوی محمد یونس خالص کررہے ہیں۔ جو افغان مجاہدین کے اہم راہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں۔ مولانا جلال الدین حقانی کے دو نائب مولوی فتح اللہ حقانی اور مولوی احمد گل بھی جنہیں ان کے دست راست کی حیثیت حاصل تھی۔ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل تھے ان کی جماعت اور افغانستان میں افغان مجاہدین کی دیگر جماعتوں میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کی ایک بہت بڑی تعداد آج بھی مصروف جہاد ہے۔ شاید دارالعلوم حقانیہ کے اس امتیاز و انفرادیت کی وجہ سے یہ ہو کہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق حدیث کی تعلیم و تدریس کے ضمن میں جہاد سے متعلق ابواب "کتاب السیر" کا خصوصی ذوق رکھتے ہیں۔ ہمارے ہاں اکثر مدارس میں دورہ حدیث ایک عام سی روایت بن گئی ہے کہ حدیث کی کتابیں پڑھانے والے اساتذہ کا زیادہ زور طہارت اور نماز کے اختلافی مباحث پر صرف ہوجاتا ہے اور اسلامی نظام کے اجتماعی پہلوؤں سے تعلق رکھنے والے ابواب مثلاً خلافت و امارت، تجارت و معیشت، عدالت و قضاء، جہاد و قتال اور بین الاقوامی تعلقات جیسے اہم ابواب سے یوں گذر جاتے ہیں جیسے ابواب کا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نظام اسلام کے ساتھ معاذاللہ کوئی تعلق نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ان مدارس سے فارغ ہونے والے علماء کی اکثریت کی فکر و نظر اور خطبات و مواعظ کی جولانگاہ اختلافی مباحث تک محدود ہوکر رہ گئی ہے اور انہیں اسلام کے اجتماعی نظام سے نہ کوئی شعوری دلچسپی ہے اور نہ ہی وہ جدید نظام ہائے حیات مثلاً جمہوریت، سوشلزم، سیکولرازم اور کیپٹل ازم وغیرہ کے ساتھ اسلام کا موازنہ و مقابلہ کرکے نئی نسل کو اسلام کی فوقیت کے بارے میں مطمئن کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہیں اور بلاشبہ علماء کی فکری و علمی زندگی کا یہ خلاء جدید نظاموں کی طرف مسلمانوں کی نئی نسل کے میلان و رجحان کا سب سے اہم سبب بن گیا ہے۔ مولانا موصوف کے اسی ذوق و محنت کا ایک شاہکار مولانا جلال الدین حقانی کی شخصیت ہے انہوں نے افغانستان کے صدر داؤد کے دور میں جب روسی نظام کی بنیاد پر انقلابی اصلاحات کا آغاز ہوا تھا اور دینی ادارے براہ راست اس انقلاب کی زد میں آئے تھے صوبہ پکتیا میں مسلح جہاد شروع کر دیا تھا غالباً وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے کمیونسٹ اصلاحات کے خلاف افغانستان میں ہتھیار اٹھا کر جنگ کا آغاز کیا اور اس وقت سے آج تک کم و بیش بارہ سال کا عرصہ گذر چکا ہے کہ مسلسل مسلح جہاد میں مصروف ہیں اور اس طویل جنگ کے تجربات و مصائب نے ان کی فکر اور صلاحیت میں پختگی پیدا کی ہے جس کا اظہار وہ جہاد افغانستان میں مکمل کامیابی کے بعد کشمیر فلسطین، بخارا، تاشقند اور دیگر مقبوضہ مسلم علاقوں کی بازیابی کے لئے مسلح جہاد کے عزائم کی صورت میں کرتے ہیں۔ مولانا حقانی کے ساتھ جو بھی کوئی ان کے ملاقات کے کمرے میں پہنچے تو ان کی وضع قطع، لباس اور انداز گفتگو دیکھ کر قطعاً یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ وہی گوریلا کمانڈر ہے جس نے روسی افواج کی مسلح یلغاروں کو بار بار عبرتناک شکست سے دوچار کیا ہے اور جس کی گوریلا مہارت کے چرچے بین الاقوامی پریس میں تسلسل کے ساتھ ہورہے ہیں۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی دینی مدرسے کا ایک مدرس سبق پڑھاتے ہوئے درمیان میں کسی ضروری کام کے لئے اٹھ کر آگیا ہو لیکن جب انہوں نے ہمارے سوالات کے جواب میں روسی پالیسیوں اور عزائم کے تاروپود بکھیرتے ہوئے افغانستان کے مستقبل اور اپنے آئندہ ارادوں کا نقشہ کھینچا تو ذہن کے پردہ اسکرین پر محمود غزنوی، صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم اور ڈھنا تگ جیسے عظیم مسلم جرنیلوں کی تگ و تاز اور جہد و عمل کے مناظر گھومنے لگے اور دل اس مرد قلندر کی صحت و سلامتی کے لئے اور کامیابی کے لئے مجسم دعا بن گیا

مولانا جلال الدین حقانی سے ہم نے چند سوال کئے جو درج ذیل ہیں۔

سوال: جنیوا معاہدہ کے بعد امریکہ اور دوسرے حمایتی ممالک کی طرف سے امداد بند ہونے کی صورت میں جنگ کو جاری رکھنے کی کیا شکل ہوگی۔ اور افغان مجاہدین کی آئندہ حکمت عملی کیا ہوگی۔

جواب: ہماری جنگ کا دارومدار بیرونی امداد پر نہیں ہے بلکہ ہم اسے شرعی فریضہ سمجھتے ہوئے اللہ رب العزت کی رضا کے لئے اسی کے بھروسہ پر جہاد کررہے ہیں۔ ہم نے جب جہاد کا آغاز کیا تھا ہمارے پاس برائے نام جنگی وسائل بھی نہیں تھے۔ کھانے پینے کی اشیاء نہیں تھیں۔ آمدورفت کے لئے گاڑیاں نہیں تھیں زخمیوں کے لئے ہسپتال نہیں تھے اور کسی قسم کا جدید اسلحہ نہیں تھا۔ اس وقت ہم نے جنگ لڑی اور روسی فوجوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا آج تو ہماری جنگی صلاحیت اور تجربے میں کئی گنا اضافہ ہوچکا ہے آج ہم بیرونی امداد کے بغیر جنگ کیوں نہیں لڑسکتے۔ ہماری جنگ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور جہاد کے شرعی تقاضے پورے ہونے تک یہ جنگ جاری رہے گی۔ ہم نے امریکہ یا کسی اور ملک کے کہنے پر جنگ شروع نہیں کی تھی کہ آج ان کی طرف سے امداد بند ہونے کی صورت میں جنگ بند کرنے کی بات سوچنے لگیں جن لوگوں نے امریکہ کو دیکھ کر جنگ شروع کی تھی وہ بے شک بند کردیں لیکن وہ کتنے ہیں ان کی تعداد کیا ہے۔ اگر وہ ہیں بھی تو افغانستان کی جنگ کے حوالے سے ان کا وجود اور عدم وجود برابر ہے۔ باقی رہی ہماری جنگ تو وہ اللہ کے لئے تھی۔ اور اللہ ہی کے لئے مکمل فتح تک جاری رہے گی۔ جہاں تک اسلحہ اور جنگی اسباب کا تعلق ہے میں آپ کو ایک تجربے اور مشاہدے کی بات بتاتا ہوں جب تک امریکہ اور دوسرے ممالک کی طرف سے ہماری امداد شروع نہیں ہوئی تھی ہماری جنگ کا زیادہ تر انحصار اس اسلحے پر تھا جو ہم روسی فوجوں سے چھینتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر غنیمتوں کے دروازے کھول دیئے تھے۔ جب امریکی امداد کا آغاز ہوا تو اسلحے کی غنیمتوں کے تسلسل میں کمی آنے لگی اور آج امریکہ اور حمایتی ممالک کی بندش کی باتیں ہورہی ہیں اللہ تعالیٰ نے غنیمتوں کے دروازے پھر سے کھول دیئے ہیں۔ روسی فوجیں جن علاقوں کو چھوڑ کر جارہی ہیں ان پر مجاہدین

بتدریج قبضہ کرتے جا رہے ہیں۔ اور اسلحے کا ایک بڑا ذخیرہ ان کے قبضے میں آ رہا ہے۔ لیکن چند روز قبل معلوم ہوا ہے کہ روسی افواج کا ایک بڑا قافلہ خوست آ رہا ہے جس کا مقصد بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خوست میں موجود روسی کابل فوج اور ساز و سامان کو بحفاظت وہاں سے نکال لیا جائے اس خبر پر ہمیں پہلے کچھ پریشانی ہوئی لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت سمجھ میں آئی کہ یہ قافلہ اور اس کے ذریعے مزید اسلحہ اور ساز و سامان بھی ہمارے لئے بھیجا جا رہا ہے اور یہ ہمارے کام بھی آئے گا انشاء اللہ العزیز۔ اس لیے ہم بے چینی سے اس کا نوائے کا انتظار کر رہے ہیں۔

سوال:۔ بین الاقوامی پریس اور سیاسی حلقوں میں اس خدشے کا مسلسل اظہار کیا جا رہا ہے کہ روس افغانستان سے جاتے ہوئے اسے شمالی اور جنوبی دو حصوں میں تقسیم کرنے کی راہ ہموار کر رہا ہے۔ اور شمالی افغانستان میں نجیب حکومت کو منتقل کر کے مزار شریف کو دار الحکومت بنایا جا رہا ہے۔

جواب:۔ دراصل اس خطے کے لیے روسی حکمت عملی تین حصوں پر مشتمل ہے سب سے پہلے روسی حکمت عملی کا ہدف یہ رہا ہے کہ افغانستان پر مکمل قبضے کے بعد پاکستان کے صوبہ سرحد اور بلوچستان کو قبضہ میں لایا جائے اور اس راستے سے گرم پانی اور خلیج کے تیل کے چشموں تک رسائی حاصل کی جائے۔ لیکن روس کو اس حکمت عملی میں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ دوسرے مرحلے میں روسی پالیسی نے یہ رخ اختیار کیا کہ افغانستان میں کمیونسٹ حکومت اور نظام کو مستحکم کر کے اسے پاکستان میں کمیونسٹ یا کم از کم روس نواز انقلاب کی راہ ہموار کرنے کے لیئے استعمال کیا جائے گا۔ افغان مجاہدین کی دس سالہ طویل جنگ اور بے مثال قربانیوں نے روسی قیادت کا یہ خواب بھی مکمل طور پر بکھیر دیا ہے۔ اب تیسرے مرحلے میں روسی قیادت یہ چاہتی ہے کہ افغانستان مکمل طور پر مجاہدین کے قبضہ میں نہ جائے بلکہ افغانستان کی کمیونسٹ آبادی اور قوت کو شمالی علاقہ جات میں مجتمع کر کے مزار شریف میں نجیب حکومت کو منتقل کر دیا جائے روسی قیادت اس مقصد کے لیئے اس حد تک سنجیدہ نظر آتی ہے کہ ندبک، ترک اور تاجک اقوام کو جو دریائے آمو کے دونوں طرف آباد ہیں اور افغانستان کے ساتھ ساتھ روس کے مقبوضہ علاقوں میں بھی ان کی خاصی تعداد موجود ہے روس ان اقوام کے اپنے زیر قبضہ علاقوں کو بھی خالی کرنے کے لیے تیار ہے تاکہ ان سب علاقوں کو ملا کر ایک مستحکم کمیونسٹ حکومت تشکیل دی جا سکے اس غرض کے لیئے افغانستان میں روس کے حمایتی عناصر کو شمالی علاقوں میں مجتمع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور روس نجیب اور مجاہدین کے درمیان ایک کمیونسٹ حکومت کی پلاؤ کھچڑی کرنے کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی تیاری کر رہا ہے لیکن ہم اس تقسیم کو قبول نہیں کریں گے اور ہماری جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک پورا افغانستان کمیونسٹوں کی تحویل سے نکل کر اسلامی حکومت کے زیر نگیں نہیں آ جاتا اور یہ جنگ پہلی جنگ سے زیادہ مشکل نہیں ہوگی۔ کیونکہ جب ہمارے پاس کوئی ایئرپورٹ نہیں تھا کوئی شہر نہیں تھا اور کوئی باضابطہ حکومت نہیں تھی اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ہم نے افغانستان کے کسی خطے میں روسی فوجیوں اور روس نواز عناصر کو ٹکنے نہیں دیا تو اب جبکہ جنوبی افغانستان میں ہماری حکومت قائم ہو جائے گی۔ تو باقاعدہ حکومتی جنگ میں شمالی افغانستان کی مجوزہ کمیونسٹ حکومت کو شکست دینا ہمارے لیئے نسبتاً زیادہ آسان ہوگا۔ بلکہ اس صورت میں روس کے زیر تسلط ان مسلم علاقوں تک ہماری رسائی ہو جائے گی جنہیں خالی کر کے روس اس نئی کمیونسٹ ریاست میں شامل کرے گا۔ اور اس طرح بخارا، تاشقند اور دوسرے مسلم علاقوں کو روس کی غلامی سے نجات دلانے کے دیرینہ خواب کی تکمیل کی راہ بھی انشاء اللہ العزیز ہموار ہوگی۔

سوال:۔ افغان مجاہدین کی جنگ نے عالم اسلام میں جہاد کے ولولے کو ایک بار پھر زندہ کر دیا ہے لیکن کیا جہاد افغانستان کا دائرہ صرف افغانستان تک محدود ہے یا اس سے ہٹ کر دنیائے اسلام میں جہاد کے جذبے کو بیدار کرنے کا تصور بھی موجود ہے؟

جواب:۔ نہیں ہمارے جہاد میں وطنیت کا تصور نہیں ہے ہم نے وطن میں جنگ نہیں لڑی بلکہ کفر کے نظام کے خاتمہ اور اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیئے جہاد کیا ہے جو ہمارا شرعی فریضہ تھا اور یہ جہاد صرف افغانستان کے لیئے نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لیئے ہے اس لیئے افغانستان میں اپنے اہداف حاصل کرنے کے بعد ہمارا جہاد ختم نہیں ہو جائے گا۔ بلکہ عالم اسلام کے مسائل کو حل کرنے کے لیئے ہم جہاد کے اس جذبہ کو عالمگیر تحریک کی شکل دینے کی کوشش کریں گے۔ ہمارے سامنے کشمیر کا مسئلہ ہے بھارت کے مظلوم مسلمانوں کا مسئلہ ہے مسجد اقصیٰ کا مسئلہ ہے۔ مظلوم فلسطین کے مسلمانوں کی آزادی کا مسئلہ ہے۔ بخارا، تاشقند اور دیگر دوسرے مقبوضہ مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ یہ سارے مسائل جہاد کے ذریعے ہی حل ہوں گے۔ اور افغانستان میں کامیابی کے بعد ہمارے جہاد کے آئندہ اہداف انشاء اللہ العزیز یہی علاقے ہوں گے۔

ذہن میں کئی سوالات اپنی باری کے انتظار میں قطار باندھے کھڑے تھے لیکن حقانی صاحب کے دروازے پر ملاقات کے خواہشمند وفود اور افراد کی قطار اس سے کہیں زیادہ لمبی نظر آئی اس لیے ہم نے سوالات کا سلسلہ مختصر کرتے ہوئے پاکستان کے علماء کے لیے پیغام کی درخواست کی۔ مولانا جلال الدین حقانی نے کہا کہ پاکستان کے علماء سے میری یہ گذارش ہے کہ وہ ملت اسلامیہ کے لیئے جہاد کی اہمیت اور ضرورت کا ادراک کریں اور اس شرعی فریضہ کے احیاء کے لیئے اپنی فکری و علمی صلاحیتوں کو کام میں لائیں۔ جہاد افغانستان شروع ہونے کے بعد پاکستان کے تمام علماء کرام کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس کی حمایت کے لیے متحرک ہو جاتے اور اس کے ذریعے پاکستان کے مسلمانوں میں جہاد کے جذبے اور عمل کو زندہ کرتے لیکن

باقی صفحہ پر

قادیانیوں نے اپنے نبی کی اصلاح کردی

محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاں معانی قرآن میں تحریف کا ارتکاب کیا ہے وہاں الفاظ قرآن میں بھی تحریف کرتا رہا اور اپنے مرض کے مطابق آیت قرآنی میں تغیر و تبدل، اضافہ و کمی کرتا رہا۔ جس کی مثالیں اس کی تالیفات میں عام ملتی ہیں! مگر افسوس کہ نومبر ۱۹۸۴ء میں لندن سے مرزا کی تمام تصانیف جو روحانی خزائن کے نام سے جدید طبع ہوئی ہے، اس میں ان آیات کی تصحیح کر دی گئی۔ تصحیح کی وجہ بیان کرتے ہوئے قادیانی مناظر جلال الدین شمس رقمطراز ہے کہ:

ہم نے یہ اصول اختیار کیا ہے کہ جس صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے حضور کی نگرانی میں چھپنے والی کتاب چھپ گئی، اسے بعد میں کسی شخص اپنے قیاس سے بدلنا بالکل درست نہیں کیونکہ اس سے آہستہ آہستہ تحریف کا دروازہ کھل سکتا ہے جو کسی طرح جائز نہیں ــــ البتہ اگر کسی جگہ قرآن شریف کی کوئی آیت یا حدیث نبوی کا کوئی حصہ کاتب کی غلطی سے یا سہواً غلط چھپ گیا ہے تو اسے درست کر دیا گیا کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی تصحیح کے لئے ہمارے پاس یقینی اور قطعی ذریعہ موجود ہے۔" (روحانی جلد ۳ ص۲)

شمس کی اس تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا نے تحریف قرآن کا ارتکاب نہیں کیا بلکہ کاتب کی غلطی سے یا سہواً یہ حرکت ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ ایک مغالطہ ہے۔ شمس کی تمنا ہے کہ کسی نہ کسی طرح مرزا کے تحریف قرآن کے مسئلہ پر پردہ پڑا رہے۔ اس لئے ان تمام تحریفات کو کاتب کے سر تھوپ دیا گیا۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ کاتب کا کوئی قصور نہیں بلکہ مرزا کی اپنی ہی شرارت و خباثت تھی جسے بعد میں مرزا کے جانشینوں نے حکمت الہی کا نام دے کر تحریف شدہ آیات اسی طرح برقرار رکھیں، مگر آج کے مبلغوں نے پردہ ڈالنے کے لئے مرزا کی تصحیح کر ہی ڈالی۔

ایک مرتبہ مرزا کے نام نہاد خلیفہ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی کہ مرزا کی کتابوں میں تحریف شدہ آیات میں اگر ہو سکے تو اصلاح کر دی جائے اس وقت کیا جواب دیا گیا سنیئے اور سر دھنیئے!

"رہا یہ سوال کہ بعض کتب کے دو دو تین تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور تیس چالیس برس کا عرصہ گذر چکا ہے۔ پھر اب تک تصحیح نہیں کی گئی؟ تو اس کا جواب میں یہی دوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے یہی تقاضا کیا ہے کہ یہ آیات حضور (یعنی مرزا) کی کتب میں اسی طرح لکھی جائیں اور یہ کہ تا غیر احمدی علماء اچھی طرح جان لیں کہ مرزا کی کتب بھی تحریف سے پاک ہیں اور ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا، بلا کمی دعن شائع کی جاتی ہیں"۔ (الفضل ۲۸/۳/۱۹۲۲ء)

جانشینوں کی جسارت دیدنی ہے! ملاحظہ فرمائیے۔ فرماتے ہیں کہ اگر آیات قرآنی کی تصحیح کر دی گئی تو حکمت الہی کے خلاف ہوگی اور کتاب محرف بن جائے گی۔ گویا آیات قرآنیہ کو غلط لکھنا اور برقرار رکھنا ہی حکمت الہی کا تقاضا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دوسری طرف شمس صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ کاتب کی غلطی ہے اور اس کی تصحیح کرنا ضروری ہے۔ قادیانی امت کی تضاد بیانیوں میں اس کا اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

شمس صاحب کی مذکورہ عبارت میں اس بات کو بھی سے پڑھیے!

"کوئی حصہ کاتب کی غلطی سے یا سہواً چھپ گیا تو اس کو درست کر دیا گیا"

اتفاق کی بات یہ کہ روحانی خزائن کی وہی جلد میرے سامنے موجود ہے۔ اس میں پہلی کتاب "فتح اسلام" ہے، اس کی پہلی سطر میں قرآن کریم کی ایک آیت کا حصہ درج ہے پڑھیے:

واجعل افئدۃ من الناس تھوی الیہ

حالانکہ قرآن کریم میں یہ آیت اس طرح ہے!

فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم

(پ ۱۳ سورہ ابراہیم)

آگے گیارھویں سطر پر قرآن کریم کی آیت اس طرح لکھی ہے:

وافوض امری الی اللہ واللہ بصیر بالعباد (ص۳)

جبکہ قرآن کریم میں یہ آیت اس طرح ہے:

وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ (پ ۲۴ سورہ مومن)

خدا معلوم شمس صاحب نے مندرجہ بالا اغلاط کی تصحیح کیوں نہ فرمائی، معلوم ہوتا ہے کہ اب اگلے ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے گی، اس طرح نہ معلوم اور کتنے مقامات ہوں گے جو تصحیح طلب ہیں۔ ہم اس وقت تحریف کے مسئلے پر گفتگو پیش کر رہے ہیں۔ بتلانا صرف یہ ہے کہ ایک جانشین کہتا ہے کہ تحریف الفاظ قرآن حکمت الہی کا تقاضا ہے تو دوسرا مبلغ مرزا کی اصلاح کرنے پر تلا ہوا ہے ــ اب یہ تو قادیانی سربراہ ہی فیصلہ کرے گا کہ کون قادیانی انعام کا مستحق بن سکتا ہے؟ ــ (اس سے ایک بات یہ بھی واضح ہو گئی کہ مرزا کے جانشین خود بقول خود اور قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق مامور من اللہ ہوتا ہے اسے تو مرزا کی کتابوں میں تحریف یا تصحیح کی جرأت نہ ہو سکی جبکہ ایک عام مبلغ یہ جرأت کر رہا ہے۔ کیا مبلغ کا درجہ جانشین سے بھی بڑھ گیا ہے، اس کا فیصلہ خود مرزائی کریں۔)

محمد حنیف مرتب

بزمِ ختمِ نبوت

بہت بڑی قربانی

تاج محمد خان بفہ

میرا نام تاج محمد خان ہے اور ضلع مانسہرہ ہزارہ ڈویژن کے نواحی گاؤں بفہ کا رہنے والا ہوں۔ رسالہ ختم نبوت ہر ہفتہ پڑھتا ہوں، الحمد للہ کہ آپ کا میاب رسالہ ہے۔ قادیانیت کے تعاقب میں آپ نے بہت بڑی قربانی دے کر دنیا کے کونے کونے میں ان مردودوں کی نشاندہی فرمادی ہے۔ ہمارے علاقے بفہ میں بظاہر آج تک کوئی مرزائی مردود نہیں ہے ہم نے خفیہ طور پر اپنے آدمی چھوڑے ہیں، اللہ تعالیٰ چن چن کر قادیانیت کو ختم کرے اور جو احباب کرام اس بابرکت کام میں مصروف ہیں، ان کی عمروں میں صحت و ہمت کے ساتھ اضافہ فرمادے۔ آمین۔

مکان نمبر ۲۰۴۰ ڈگری

تحریر ضیاء اللہ رشی ۔۔۔ ڈگری

ختم نبوت رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے اللہ تعالیٰ رسالہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور قادیانی گستاخوں کا منہ کالا فرمائے۔

ہمارے شہر میں بھی ایک مرزائی رہتا ہے۔ اس گستاخ نے اپنے مکان پر گنبد بنا کر اس پر ایک جہاز نما ڈگری کا لگایا ہوا ہے، پچھلے دنوں اس مرتد زندیق نے اس جہاز کے دونوں سائڈوں پر قرآن پاک کی آیت مبارکہ **هذا من فضل ربي** لکھوا کر مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اطلاع ملنے پر مجاہد ختم نبوت خطیب جامع مسجد حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے شہر کے چند معززین کو ساتھ لے کر انتظامیہ سے ملاقات کی اور پھر اس مرزائی کو تھانے بلایا گیا، پھر خدا جانے تھانے میں کیا ہوا دوسرے دن صبح سویرے جو اٹھ کر جہاز کی طرف دیکھا تو قرآن پاک کی آیت موجود نہیں تھی۔

قارئین کی خدمت میں ایک لطیفہ عرض ہے کہ اس مرزائی کے مکان کا نمبر ۲۰۴۰ ہے، یقین نہ آئے تو جا کر دیکھ لیں۔

یہ تلوار ہے

بخشش الٰہی ۔۔۔۔ کوری

ختم نبوت کا ہفتہ وار پرچہ باقاعدگی کے ساتھ میرے پاس آتا ہے، جس کو پڑھ کر معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ دل ایمان سے منور ہو جاتا ہے، دل خوشی سے باغ باغ ہو جاتا ہے اور نئے رسالہ کی آمد کا بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے۔ رسالہ قادیانیوں کے لئے ننگی تلوار ہے، اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ننگی تلوار بہت جلد قادیانیوں کو اس صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالے گی۔ اور دنیا دیکھے گی کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم پوری دنیا میں لہرا رہا ہوگا۔ پیارے پیارے نبی کے پرچم کو لہرانے سے قادیانی تو کیا ان کا آقا انگریز بھی نہیں روک سکے گا اور ختم نبوت کا کارواں تاجدار ختم نبوت کا جھنڈا لے کر آگے بڑھتا رہے گا۔

ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہوں

نیاز احمد گنڈومین ۔۔۔۔ دڑو۔ ضلع ٹھٹھ

رسالہ ختم نبوت باقاعدہ ہر ہفتے وصول کرتا ہوں نونہالان ختم نبوت کا صفحہ بہترین جا رہا ہے۔ ختم نبوت پرچہ کو پابندی سے پڑھنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ختم نبوت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں، اگر خدا کی قسم میری جان جاتی ہے تو کوئی بات نہیں۔ خدا کے فضل سے ہمارے شہر دڑو میں ایک بھی قادیانی نہیں ہے۔ ہم نے شہر دڑو میں شیزان کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ آپ کو شہر دڑو میں شیزان نہیں ملے گا۔ خدا کرے آپ اپنے مشن میں کامیاب رہیں۔ آمین۔

خوب مقبول ہو رہا ہے

محمد ایوب مونگن ۔۔۔ مانسہرہ

رسالہ ختم نبوت پڑھنے کا اتفاق جناب مولانا حسین احمد خطیب جامع مسجد مونگن کی معرفت ہوا۔ رسالہ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جو میں ختم نبوت کی شان میں تحریر کروں رہی بات یہ کہ مولانا حسین احمد کے کہنے پر بہت سے حضرات ختم نبوت کے سالانہ خریدار ہیں اور دن بدن باقی ساتھیوں میں بھی یہ رسالہ مقبول عام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے اور آپ کی عمر دراز کرے، آمین۔

میں ختم نبوت کا شیدائی ہوں

امیر بخت دکاندار ڈینگل گلی، توحید آباد۔ کوئٹہ۔ بلوچستان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کا اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں اور اس سے خوب استفادہ کر رہا ہوں۔ قادیانیوں سے جہاد کا بہت اچھا طریقہ ہے۔ یہ رسالہ اپنی نوعیت کا بہترین اور

پر جوش رسالہ ہے۔

شیزان کے خلاف کامیاب متحدہ کوشش

گل خان مینگل خطیب جامع مسجد مدنی، کرانی روڈ۔ کوئٹہ

میں ایک عرصہ دراز سے رسالہ ختم نبوت کا قاری ہوں، یقین کریں کہ جب سے اس رسالے کا مطالعہ شروع کیا ہے ہمارے دلوں میں زندگی کی ایک نہیں کئی لہریں دوڑ گئیں۔ یقیناً اس رسالہ کا ہر لفظ اسلام دشمن عناصر اور بالخصوص قادیانیوں کے خلاف ایک باضابطہ اور ایمان و یقین سے بھرپور آواز ہے۔

میں ابھی مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ ٹھیڑھی سندھ سے فارغ ہوا۔ میرے تین ساتھی جن کے نام بالترتیب محمد قاسم مینگل، محمد حیات توحیدی، شیر خان مینگل ہیں ہم چاروں مل کر قصبہ یعنی گلی توحید آباد، ہزارہ کالونی، مینگل آباد، گلی جیو جدید کے تقریباً ہر گھر کو شیزان کی اصلیت سے آگاہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہم نے دکانداروں کو بھی اس بات سے مطلع کیا۔ انھوں نے ہماری آواز پہ لبیک کہا اور شیزان کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے۔ اس ساری نیکی کے اجر و ثواب عزت مآب جناب مولانا خان محمد صاحب اور ختم نبوت انٹرنیشنل کراچی کو جاتا ہے۔

دینی بصیرت حاصل ہوئی ہے

فرخ زیب۔ طرخ منڈی۔ فاروق آباد۔ شیخوپورہ

میں اپنے ایک عزیز کے گھر گیا، یہاں رسالہ ختم نبوت ہاتھ لگا۔ جب اس کا مطالعہ کیا تو دل باغ باغ ہو گیا۔ اب تقریباً دو ماہ سے میں اس کا مستقل خریدار ہوں۔ جب نیا رسالہ آتا ہے اول سے آخر تک پڑھ کر ہاتھ سے چھوٹتا ہے۔ اس سے دینی بصیرت حاصل ہوتی ہے اور قادیانیوں کی گھناؤنی سرگرمیوں کا علم ہوتا ہے، خدا تعالیٰ اس رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے۔ آپ اتنا اچھا رسالہ پیش کرنے پر میری طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔

پرچہ ملتے ہی گھر خوشیوں سے بھر جاتا ہے

رانا غلام مصطفیٰ خان ۔۔۔۔۔ گوجرانوالہ

کئی دنوں سے کوشش میں تھا کہ آپ سے اپنے خیالات کا اظہار کروں لیکن کام کی مصروفیت کی وجہ سے میں آپ سے خط و کتابت نہ کر سکا۔ باقی میرے ایک دوست جناب احسان الواحد پریس سیکرٹری ہیں جو کہ دفتر ختم نبوت گوجرانوالہ میں کام کرتے ہیں اور میرے نہایت محسن دوست ہیں اور ان کی وساطت کی وجہ سے اور ان کی کرم نوازی سے جناب محترم حافظ محمد ثاقب صاحب سے تعارف ہوا۔ اور وہ سب مدبر، نیک انسان ہیں۔ ان کی مہربانیوں کی وجہ سے ختم نبوت کا پرچہ میرے گھر پہنچتا ہے، آپ یقین کریں کہ میرے گھر کے تمام اہل و عیال ختم نبوت کے رسالے کا اتنی شدت سے انتظار کرتے ہیں کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جو کہ میں تحریر کر سکوں۔ باقی جب پرچہ ملتا ہے تو گھر میں بہت خوشی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس رسالے یعنی ختم نبوت کے علاوہ دینی مسائل اور بہت قیمتی باتیں ہیں جو ہزاروں یا لاکھوں روپے خرچ کرنے سے میسر نہیں ہوتیں وہ اس پرچہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ اور ہفت روزہ ختم نبوت کا شیدائی ہو گیا ہوں جب تک میں ہفت روزہ دیکھ نہ لوں اور پڑھ نہ لوں تو دل کو سکون نہیں آتا۔ اور ہفت روزہ ختم نبوت کا رسالہ پڑھنے میں دل کو سکون اور ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوند کریم ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے، باقی مرزائیت جیسے مشن کا بیڑہ غرق کرنے والا پاکستان میں سب سے اعلیٰ رسالہ ختم نبوت ہے۔

سب مسلمانوں کا محبوب رسالہ

رفیع اللہ خان یوسف زئی ۔ بستی پچھاران۔ خانپور

مارچ ۱۹۸۶ء سے ہفتہ وار موصول ہو رہا ہے۔ شکریہ اور بہت شکریہ۔ اس رسالے کے تمام مضامین بہت اچھے ہوتے ہیں جن کو پڑھ کر نہ صرف مسلمانوں کے عقائد کی مضبوطی ہوتی ہے بلکہ باطل (قادیانیوں) کے خلاف ضرب کاری ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرمائے تاکہ آپ اور مضبوطی کے ساتھ اسلام کی خدمت کر سکیں (آمین)

قادیانیت اپنے لئے بھی ایک دھوکہ

مطیع الرحمٰن، اچکار ۔۔۔۔۔ آزاد کشمیر

قرآن مجید میں منافقوں کے بارے میں ارشاد ہے کہ: "وہ اللہ اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں، لیکن وہ دھوکہ نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں" قادیانی اہل اسلام کے لئے ایک گالی سے کم نہیں، انھوں نے ہر ممکن کوشش کی ہے جس کی بنا پر مسلمان نقصان اٹھائیں اور وہ ترقی نہ کر سکیں۔ دنیا بھر کے مسلمان جو ایک اللہ اور رسول پر ایمان لائے ہیں اور جن کا یہ کامل یقین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی بھی نبی نہیں ہے اور نہ آئے گا اور قرآن مجید اور حدیث شریف میں بھی اس بات کی تصدیق آئی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی جو کہ مختاری کے امتحان میں فیل ہو چکا تھا اور کچھ عرصہ نقل نویس بھی رہ چکا تھا۔ اس نے انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے اور مسلمانوں کے ایمان اور اسلام کو بٹہ لگانے کے لئے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اس نے یہ دھوکہ محض پیسہ بٹورنے کے لئے مومنوں سے کیا تھا تاکہ وہ مومنوں کو اپنے فریب میں پھانس لے، در حقیقت مرزا خود دھوکے میں تھا جیسے کبھی وہ کہتا ہے کہ میں آدم ہوں اور خدا نے مجھے اپنا نائب مقرر کیا۔ کبھی کہتا ہے کہ دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا۔ کبھی کہتا ہے میں مریم ہوں، کبھی کہتا ہے میں عیسیٰ ہوں، کبھی کہتا ہے کہ میں مہدی ہوں اور کبھی ہندوؤں کے پیشوا کرشن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ غرض مرزا کبھی عیسائی بنتا ہے، کبھی مرزہ، کبھی

باقی صـــ پر

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

اقوالِ زریں

محمد اکرم جماعت نہم۔ نواں جنڈانوالہ

صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں

صغیرہ گناہ کبیرہ گناہ کو جنم دیتے ہیں

ہر کام کرنے سے پہلے سوچیں پھر سمجھیں اور پھر اسی پر عمل کریں۔

مشکل سے مشکل کام کرنے کی کوشش کریں۔

جس راز کو دشمن سے چھپانا چاہتے ہو اسے دوست پر بھی ظاہر نہ کرو

مسکراہٹ سخت سے سخت دل کو موم کر دیتی ہے۔

ماں کیا ہے؟

نازمین غلام محمد۔۔۔ مانسہرہ

ماں: تین حرفوں میں چھپا ہوا یہ لفظ کتنا پیارا اور معتبر ہے

ماں: تیرے سینے میں ایسا کونسا جوہر پوشیدہ ہے جو پتھر دل کو بھی توڑ دیتا ہے۔

ماں: تیرا رشتہ کتنا خوبصورت اور عظیم رشتہ ہے۔

ماں: شفقتوں کا پیکر ہے

ماں: تجھ سے زیادہ شفیق اور مہربان کوئی نہیں۔

ماں: تیری گود سے بہتر کوئی چھاؤں نہیں۔

لطیفہ

ریاض احمد رضا ۔۔۔۔۔ گورنمنٹ کالج مانک

کہتے ہیں کہ کسی جگہ پر پروانوں کا ایک گروہ جمع تھا اور آپس میں کسی بحث و تکرار میں الجھے ہوئے تھے، اسی اثنا میں وہاں ایک مکھی آگئی اور سب کو خاموش کرا کے بولی: ”آج میں بھی پروانہ ہوں اور تم لوگ مجھے اپنی جنس سمجھو تو۔“ پروانے یہ سن کر بڑے حیران ہوئے اور مکھی کی کہی بات کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہے۔ وہ تمام پروانے مکھی کو غور سے دیکھتے کہ اس کا کون سا حصہ ہم سے ملتا ہے، نہ تو یہ ہماری طرح لمبی اور کھوسری ہے، نہ ہماری طرح تیزی سے اڑ سکتی ہے۔ غرض گروہ اپنی بحث بھول کر مکھی کی بات سوچنے لگے تھے، تھوڑی دیر بعد آخر ایک نسبتاً بوڑھا پروانہ بولا ”دیکھو بی مکھی ۔ تم خود کو پروانہ تو کہتی ہو مگر تم میں کوئی بھی مناسبت پروانوں جیسی نہیں ہے، لیکن پھر بھی ہم تمہیں ایک موقع دیتے ہیں کہ اپنے پروانہ ہونے کا ثبوت پیش کرنے کے لئے کہیں روشنی تلاش کرنا ہوگی۔“ یہ کونسا مشکل کام ہے، ابھی آئی، مکھی خوشی سے بولی۔ کچھ دیر بعد مکھی واپس آئی اور بولی: لو میاں روشنی دیکھ آئی ہوں، اب تو پروانہ مانتے ہو نا مجھے؟ سب پروانے مکھی کی بیوقوفی پر ہنسنے لگے کہ دیکھو بی مکھی اگر تم پروانہ ہوتیں تو روشنی دیکھ کر اسی پر مر جاتیں، اسی پہ قربان ہو جاتیں نہ کہ مکھیوں کی طرح واپس آتیں۔ تمام پروانے یہ کہہ کر ہنستے ہوئے وہاں سے چل پڑے کہ اگر ہم روشنی پر جان دے دیں تو ہمیں پروانہ کون کہے گا۔

سنہری باتیں

میمونہ طاہرہ ۔۔۔۔۔ سرگودھا

- آخرت کا کام آج کرو اور دنیا کا کام کل پر چھوڑ دو
- اس دن پر آنسو بہا جو تیری عمر سے کم ہو گیا اور اس میں نیکی نہ تھی۔
- تعجب ہے اس شخص پر جو دوزخ پر ایمان رکھے اور پھر بھی گناہ کرے۔ شیطان کو دشمن سمجھتے ہوئے بھی اس کی اطاعت کرے۔
- مصائب کا مقابلہ صبر سے اور نعمتوں کی حفاظت شکر سے کرو۔
- دل ایک آئینہ ہے اگر صاف ہو تو اس میں خدا بھی نظر آسکتا ہے۔
- جب تو اللہ کی نافرمانی کا ارادہ کرے تو وہاں جا جہاں اللہ نہ دیکھتا ہو۔
- لوگ بیماری کے ڈر سے کھانا چھوڑ دیتے ہیں لیکن عذاب کے ڈر سے گناہ نہیں چھوڑتے۔

ہم دونوں بہنیں لڑتی ہیں

آمنہ رحمٰن جماعت نہم ۔۔۔ فیصل آباد

میں رسالہ ختم نبوت کا بہت شوق سے پڑھتی اور بے قراری سے انتظار کرتی رہتی ہوں۔ میری چھوٹی بہن عافیہ جو کہ درجہ چہارم میں پڑھتی ہے، رسالہ ختم نبوت پہلے پڑھنے پر ہم دونوں کی اکثر لڑائی ہوتی رہتی ہے۔

رسالہ ختم نبوت میں خواتین نہ ہونے کے برابر حصہ لیتی ہیں یا آپ خواتین کی ارسال کردہ تحریرات شائع نہیں کرتے۔ براہ مہربانی یہ ضرور بتائیں۔

رسالہ ختم نبوت شروع کرنے سے پہلے میں اکثر یہ سوچا کرتی تھی کہ مرزائی بھی ایک مسلمانوں کا فرقہ ہے۔ جب میں

اپنے دادا ابو سے مرزائیوں کے بارے میں پوچھتی تو صرف اتنا پتہ چلتا کہ یہ مسلمان نہیں بلکہ کافر مرتد اور واجب القتل ہیں لیکن پھر بھی کچھ زیادہ سمجھ نہ لگتی۔ پانچ ماہ سے باقاعدگی سے رسالہ پڑھنا شروع کیا تو مرزائیوں کے بارے میں صحیح معلومات اور ان کے مکروہ عزائم کا پتہ چلا۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ رسالہ ختم نبوت کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ آمین۔

ذرا اک نظر

محمد اشرف شیخوپوالا ۔ کروڑ

جب تم یہ محسوس کرو کہ تمہاری عقل فانی چیزوں کو باقی رہنے والی اشیاء پر ترجیح دیتی ہے تو سمجھ لو کہ عقلی توازن برقرار نہیں اور حب الٰہی اور خدا سے ملنے کی تمنا رخصت ہو جائے اور اس کی بجائے مخلوق اور دنیا کی محبت گھر کرے تو جان لو کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔

اور جب تمہاری آنکھ خدا کے خوف میں ایک قطرہ آنسو بہانے سے انکار کر دے تو سمجھ لو کہ قساوت قلبی کی انتہا ہے۔

اور جب تمہارا نفس خدا کی یاد سے گھبرانے لگے دنیا اور دنیا والوں کی باتوں میں دلچسپی لینے لگے تو جان لو کہ اب تمہارا اور اس کا راستہ الگ ہو چکا ہے۔

کیونکہ یہ علامتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ایمانی مزاج خراب ہے اور خواہشات کی نبض زوروں پر ہے۔

(بدائع الفوائد ابن قیم ج ۳ صفحہ ۲۲۴)

نماز عشا اور فجر

محمد رمضان جاوید ۔ روڈہ خوشاب

منافقین پر عشا اور فجر کی نمازیں بھاری ہیں۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان نمازوں کا کتنا بڑا ثواب ہے تو وہ لوگ پنڈلیوں اور گھٹنوں کے بل چل کر آئیں گے۔

(مسلم شریف)

عقلمند انسان

صفدر حسین ۔۔۔ راے ونڈ

(۱) عقل مند انسان وہ ہے جو دنیا کو چھوڑنے سے پہلے دنیا کو خود چھوڑ دے۔

(۲) عقل مند انسان وہ ہے جو قبر میں جانے سے پہلے قبر کی تیاری کر لے۔

(۳) عقل مند انسان وہ ہے جو اللہ پاک کی ملاقات سے پہلے اللہ کو راضی کر لے۔

چار چیزوں میں سلامتی ہے

صفدر حسین ـــــــ رائے ونڈ

(۱) خود کسی سے جہالت کی بات نہ کرنا۔

(۲) اگر کوئی جہالت کی بات کرے تو درگذر کرنا۔

(۳) کسی کے مال پر نظر نہ رکھنا۔

(۴) اپنا مال دوسروں پر خرچ کرنا۔

دو کشتیاں

محمد جاوید شاہ ۔ اسٹیل ٹاؤن

اسلام اور مغربی تہذیب دو ایسی کشتیاں ہیں جو بالکل مخالف سمتوں میں سفر کر رہی ہیں جو شخص ان میں سے کسی ایک کشتی پر سوار ہوگا اسے ہر صورت میں دوسری کشتی کو چھوڑنا پڑے گا اور جو بیک وقت ان دونوں پر سوار ہوگا اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے۔

اقوال زریں

محمد ارشد ـــــــ مانک

- بڑی گمراہی وہ ہے جو ہدایت کے بعد ہو۔
- اچھا عمل وہ ہے جو کسی کو نفع دے۔
- بدترین اندھا دل کا اندھا ہے۔
- دانائی کا خلاصہ خدا کا خوف ہے

- بری روزی نعیم کا مال کھا جاتا ہے۔

اقوال بزرگان

وحید احمد رحمانی ـــــــ حسن آباد

- متکبروں کے ساتھ تکبر کرنا صدقہ ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)
- مصیبت کی شکایت سے صبر کرو کیونکہ اس سے خدا ناراض ہوتا ہے، دشمن خوش اور دوست غمگین ہوتا ہے (حضرت محمد بن حنفیہؒ)
- جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنو تو عمل کرنے کی نیت سے یاد رکھو نہ روایت کرنے کی نیت سے۔ (شفیق بلخیؒ)
- جو اچھی بات سنو لکھ لو اور جو لکھو اسے حفظ کر لو جو حفظ ہو ان کو بیان کرو۔ (یحیٰ برمکی)

لطیفہ

ملک ظفر اقبال شاہین ۔ اسٹیل ٹاؤن

ایک کاہل آدمی کے مکان میں آگ لگ گئی، آس پاس کے لوگ بجھانے دوڑے لیکن وہ ایک ہی جگہ بیٹھا رہا۔ اسے دیکھ کر ایک شخص نے کہا: "تعجب ہے تمہارے گھر آگ لگ گئی ہے اور تم مزے سے بیٹھے ہو؟"

کاہل نے جواب دیا: مزے سے کہاں بیٹھا ہوں بھائی! بارش کے لئے دعا کر رہا ہوں۔

کھٹمل اور جھٹ مل

محمد گلفام عباسی

پاس بیٹھے ہوئے کسی شخص نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے گریبان پر کھٹمل چلتا ہوا دیکھ کر کہا: حضرت کھٹمل! آپ نے ارشاد فرمایا: جھٹ مل۔

اخبار ختم نبوت

ضلع قصور کی تحصیل چونیاں مرزائیت کی زد میں

جب سے تحصیل چونیاں میں ٹیکس فری زون قائم ہوا ہے مرزائیوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ چونیاں میں ملک کا سب سے بڑا جنگل چھانگا مانگا موجود ہے۔ جو لکڑی کی پیداوار کے علاوہ سیاحوں کی بھاری تعداد میں آمد کی وجہ سے حکومت کی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ انتظامی لحاظ سے سب سے بڑا افسر قادیانی ہے جس نے چھانگا مانگا کے جنگلات کا انتظام بھی ایک کٹر اور متعصب شخص قادیانی کے ہاتھوں میں دے دیا ہے جس کا عہدہ ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر کا ہے۔ یہ شخص محکمہ جنگلات پنجاب کے ایک بڑے افسر کا خاص آدمی بتایا جاتا ہے۔ (باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ) ان کی سرگرمیاں انتہائی خطرناک ہیں اور ضلع بھر کے قادیانی ان افسروں کی شہ پر دلیر ہو رہے ہیں۔ یہ دونوں افراد مسلمانوں کو کھلم کھلا سور، کافر اور دوسرے نازیبا کلمات سے خطاب کرتے ہیں اور مسلم ملازمین کو مرزائیت کی دعوت دیتے ہیں، جو ملازم یا مزدور ان کی مرزائیت پر تنقید کرے اس کو تبادلہ معطلی اور دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس وقت چھانگا مانگا کے ہزاروں مزدور، بیلدار اور ملازم قادیانی آفیسر کے تعصب کا شکار ہیں اور انھوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام پیغام میں کہا ہے کہ ہمیں مذکورہ افسران کے ظلم سے بچایا جائے ورنہ یہ قادیانی ہزاروں غریب مزدوروں کو قادیانی بنانے کی کوشش میں کامیاب ہو جائیں گے

مولانا محمد اسلم قریشی کا خون رائیگاں نہ جائیگا

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ کا ایک اجلاس تنظیم کے صدر محمد اختر حمید کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی، تنظیم کے نائب صدر محمد عثمان شاہ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

ہم انشاء اللہ اس فتنہ کے خاتمہ تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے اور مرزائیت کا یہ فتنہ اپنی موت آپ مرجائیگا اس کے بعد مجلس کے جنرل سیکرٹری محمد امجد علی جالندھری، محمد اظہر، عامر خان عابد حسین، محمد اسلم بھٹی نے بھی جلسہ سے خطاب کیا اور فتنہ قادیانیت کی فتنہ انگیزی پر تفصیل سے روشنی ڈالی،

آخر میں تنظیم کے ناظم اعلیٰ محمد طاہر احمد ملک نے ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا اسلم قریشی کو فوری طور پر برآمد کیا جائے وہ قادیانی قاتلوں کو سرعام پھانسی پر لٹکایا جائے۔

اچھا رسالہ ہے

(خالد محمود شاہد سیدوالہ)

ماشاء اللہ "ہفت روزہ ختم نبوت" بہت اچھا رسالہ ہے۔ ہمارے شہر سیدوالہ میں مرزائی ہیں پندرہ رسالے آتے ہیں الحمدللہ تنظیم بن چکی ہے۔ اس رسالے کو پڑھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے (آمین)

ترجمۂ سنت، فضائل صحابہ و اہل بیت، اور رد شرک و بدعت و رد فرق باطلہ پر [illegible]

اشاعت المعارف کے شاہکاروں میں دو شہ پاروں کا اضافہ

بلند پایہ علمی کتابوں کی اشاعت کا مرکز

پاکستان کے نامور ادیب اور خطیب علامہ ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی کی [illegible]

◎ نئے شاہکار ◎ نیا انداز ◎ نئی زبان ◎ نیا لہجہ

نمبر	نام کتاب	صفحات	قیمت	نام مصنف	تعارف و موضوع کتاب
۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مفتی صاحب [illegible] محمد اقبال رنگونی	[illegible]
۲	[illegible]		[illegible]	[illegible]	شیعہ کے چالیس عقیدے [illegible]
۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ضیاء الرحمٰن فاروقی	[illegible]
۴	حقیقت شیعہ مذہب [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	شیعہ کی کتب [illegible]
۵	[illegible]		[illegible]		خوبصورت چارٹ
۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ضیاء الرحمٰن فاروقی	[illegible]
۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]
۸	انکشاف حق	[illegible]	[illegible]	مفتی [illegible]	[illegible]
۹	تحفۃ الاحباب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ضیاء الرحمٰن فاروقی	[illegible]
۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]
۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]
۱۳	تاریخ کے اوراق	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴	شیخ عبدالقادر جیلانی	[illegible]	[illegible]	[illegible] ضیاء الرحمٰن فاروقی	حضرت شیخ جیلانی کے [illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]

اشاعت المعارف۔ ریلوے روڈ۔ فیصل آباد

سانحہ اوجڑی کیمپ قادیانیوں کی تخریب کاری کا نتیجہ ہے؟

قادیانیوں کا اسرائیل سے براہ راست گٹھ جوڑ ہے۔

بہاولنگر پ ر) مجلس عمل بہاولنگر برائے تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے رہنماؤں مولانا اللہ یار اشرفی مولانا قطب الدین مولانا محمد اکرم اور سید مسعود حیدر بخاری ایڈووکیٹ نے اپنے مشترکہ بیان میں سانحہ اوجڑی کیمپ کو قادیانیوں کی تخریب کاری کا نتیجہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ قادیانی اپنے یہودیت اور فرنگیت کے اشارے پر پاکستان میں براہ راست تخریبی سازشی کارروائیوں میں مصروف عمل ہے جس کا واضح ثبوت پاکستان کے ایٹمی پلانٹ پر اسرائیل کے حملہ کی دھمکی اسی سلسلہ کی کڑی ہے مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کا اسرائیل سے براہ راست گٹھ جوڑ ہے بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ سانحہ اوجڑی کیمپ کے سلسلہ میں قادیانیوں پر سازشی کارروائیوں کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے بیان میں مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے

امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عملدرآمد کیا جائے۔

جلال پور پیر والہ (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دارالعلوم موسویہ نقشبندیہ جلال پور پیر والہ میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پورے ملک میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عملدرآمد کیا جائے بالخصوص ربوہ کے درودیوار پر آیات قرآنی اور کلمات طیبہ کو مٹایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک پوری دنیا میں قادیانیت

پسپا ہو رہی ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں قادیانی اسلام قبول کرکے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے وابستگی کا اعلان کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ بھرپور تعاون کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جہاں بھی جائیں گے ہم ان کا تعاقب کرتے ہوئے وہاں پہنچیں گے۔ ہم نے اپنی جانیں ختم نبوت کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شیزان کی مصنوعات کو مذہبی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے فروخت کرنے کی بجائے ڈیلر کو واپس کریں۔ ورنہ ہم سخت اقدام سے بھی گریز نہ کریں گے۔ کیونکہ اس فیکٹری کی منجملہ مصنوعات کی کمائی ربوہ اور لندن میں مسلمانوں کے خلاف استعمال ہو رہی ہے

مولانا مفتی محمد سلیمان بگھیو کے جواں سال بیٹے کے قتل پر اظہار افسوس

لاڑکانہ سندھ۔ ڈپٹی سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے ایک بیان میں سندھ کے معمر عالم دین دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی کے شعبہ اسلامیات کے سابق پروفیسر مفتی محمد سلیمان بگھیو کے جواں سال فرزند شناءاللہ بگھیو کو ایک ماہ قبل لاڑکانہ اور دادو کے علاقے میں چند سفاک قاتلوں نے انتہائی بے دردی سے قتل کرنے پر دلی دکھ اور صدمے کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ ان کے قاتلوں کو پکڑ کر تختہ دار تک پہنچایا جائے۔ یاد رہے کہ ان کا کیس تحقیقات کے لیے سی آئی اے دادو کے سپرد ہے ادارہ ختم نبوت جناب مفتی صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے

قادیانی اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے آتے ہیں یا ارتدادی تبلیغ کیلئے

میں آپ کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتی ہوں۔ یہاں برمنگھم میں مسماۃ مسز رضیہ نور جہاں نامی ایک خاتون رہتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ان کا تعلق کسی خفیہ تحریک سے ہے۔ ان کا کام مسلمانوں کے گھرانوں میں پھوٹ ڈلوانا اور قادیانیت کی تبلیغ کرنا ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ برطانیہ کے مسلمانوں کو آگاہ کریں کہ ایسی عورتوں سے ہوشیار رہیں اور قادیانی عورتوں کو اپنے گھروں میں داخل نہ ہونے دیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کی ایک خاتون جس کا نام مسز نسیم یوسف ہے جو لاہور سے تعلق رکھتی ہیں اور وہاں گونگے بہروں کے اسکول کی ہیڈ مسٹریس ہے۔ دیگر ایک صاحب اسلام آباد سے مبارک احمد ہیں جن کا تعلق خصوصی تعلیم برائے محروم سماعت سے ہے اور ایک محترمہ جن کا نام نعیمہ بشریٰ ملک ہے ان کا تعلق بھی خصوصی تعلیمی اسکول سے ہے اور یہ بھی قادیانی ہیں یہ سب لوگ پاکستان میں تو ظاہری طور پر خاموش رہتے ہیں لیکن یہاں آکر وہ سرگرم ہو جاتے ہیں، حکومت پاکستان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا ان قادیانیوں کو برطانیہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیجا جاتا ہے یا ارتدادی پروگرام میں حصہ لینے کے لیے؟ حکومت کو غور کرنا چاہیے کہ کل یہی لوگ اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے پاکستان واپس جائیں گے اور وہاں اپنے عہدوں کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اسلام کو نقصان پہنچائیں گے۔ ایسے لوگوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع کیوں فراہم کئے جاتے ہیں؟ میری درخواست ہے کہ ایسے عناصر کو بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لیے نہ بھیجا جائے۔

ایک خاتون
برمنگھم

اخبار ختم نبوت

قادیانیوں نے نام نہاد ایوانِ محمود کو آگ لگا کر تمام خفیہ فائلیں جلادیں

قادیانی انتظامیہ آگ کے بارے میں غلط تاثر دیکر اصل حقائق پر پردہ ڈال رہی ہے

ربوہ (نمائندہ خصوصی) ربوہ میں قادیانیوں کے نام نہاد ایوان محمود میں زبردست آگ لگ گئی۔ آگ کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آگ بجھانے کے لیئے سرگودھا، چنیوٹ اور فیصل آباد سے فائر بریگیڈ منگوائے گئے۔ اور قادیانی فورس کے رضاکار بھی ہزاروں کی تعداد میں آگ بجھانے میں معروف رہے۔ آگ لگنے سے نہ صرف عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا بلکہ اہم اور خفیہ فائلیں بھی جل گئیں۔ جماعت کو یہ خطرہ تھا کہ حکومت کسی وقت بھی چھاپہ مار کر تمام خفیہ فائلوں کو اپنی تحویل میں لے لے گی۔ کیونکہ قادیانی جس جس محکمے میں اہم پوسٹوں پر متعین ہیں خصوصاً فوج جیسے اہم محکمے اور بیرون ملک سفارت خانوں میں جو قادیانی متعین ہیں ان کا تمام ریکارڈ نام نہاد ایوان خلافت میں موجود تھا۔ آگ لگا کر وہ تمام ریکارڈ ضائع کردیا گیا ہے تاکہ حکومت کو قادیانی افسروں کے بارے میں کوئی ثبوت نہ مل سکے علاوہ ازیں قادیانیوں کے جن اسلام دشمن ممالک کے ساتھ خفیہ روابط ہیں خصوصاً اسرائیل کے ساتھ ان کے جو تعلقات ہیں یا وہاں قادیانی یہودیوں کے ساتھ مل کر عرب مسلمانوں کے خلاف جو سازشیں کررہے ہیں اور یہ کہ اسرائیل سے قادیانیوں کو کتنی امداد ملتی ہے وہ تمام ریکارڈ بھی تلف کردیا گیا ہے۔ قادیانی انتظامیہ اس آگ کے بارے میں یہ تاثر دے رہی ہے کہ یہ آگ بجلی کی تاروں سے لگی ہے ان کا یہ تاثر مضحکہ خیز ہے اس لئے کہ ایوان خلافت بند نہیں رہتا بلکہ وہاں ہمہ وقتی کارکن کام کرتے ہیں۔ بجلی کی تاریں کاٹ کر آگ پر فوری قابو پایا جاسکتا تھا قادیانی انتظامیہ غلط تاثر دے کر اصل حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کررہی ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت نے مرزائیوں کے خلاف اپنی جدوجہد کو موثر حیثیت دے دی

جلالپور پیروالا (نامہ نگار) ممتاز عالم دین مولانا محمد لقمان علی پوری نے کہا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مرزائیوں کے خلاف اپنی جدوجہد کو موثر حیثیت دیدی ہے جس سے پوری دنیا میں شاندار کامیابیاں حاصل ہورہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کی سرگرمیوں کے خاتمہ اور مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی تک مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی جدوجہد جاری رکھے گی جمعیت علماء اسلام مجلس کے ساتھ تحفظ ناموس رسالت کے لیئے شانہ بشانہ کام کرے گی۔ مولانا نے کہا کہ دینی مدارس اسلام کے مضبوط قلعے ہیں۔ اور علماء حکومت سے ملنے والی زکواۃ کو مسترد کردیں۔ کیونکہ دینی مدارس کو حکومت یہ گرانٹ دے کر ان پر اپنا کنٹرول چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دارالعلوم موسویہ نقشبندیہ کی تقلید کرتے ہوئے زکواۃ گرانٹس حاصل کی جائے۔ عبدالرحمان جامی نقشبندی مقامی ناظم نشریات دارالعلوم موسویہ نقشبندیہ نے کہا۔ کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ساری دنیا میں مرزائیوں کے ناپاک عزائم بے نقاب کردیئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو تمام کلیدی آسامیوں سے فوری طور پر ہٹایا جائے اور ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے قاری محمد یعقوب نقشبندی مہتمم دارالعلوم اور مولانا حافظ گل محمد صاحب صدرالمدرسین دیگر جماعتی احباب بھی شریک ہوئے

نماز میں وساوس

بشیر احمد رستم ـــــ ننکار پور

نماز میں وسوسوں کے آنے سے پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ بعض اشخاص پریشان ہوتے ہیں کہ نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں حالانکہ ہر عمل کامل کی بنیاد بھی عمل ناقص ہے۔ کتابت سیکھنے والا پہلے خراب لکھے گا، مشق ہوتی جائے گی، خط نکھرتا جائیگا اسی طرح نماز آہستہ آہستہ کامل ہوتی جائے گی، وساوس سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

کوئٹہ میں مجلس کے صوبائی دفتر کا مستقل قیام

الحمدللہ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان نے اپنا دفتر خرید لیا ہے اور مجلس کا دفتر باقاعدہ طور پر نئی عمارت میں منتقل ہوگیا ہے۔ مجلس کے تمام احباب کو مبارکباد دی جاتی ہے۔ آئندہ تمام خط وکتابت کے رابطے کے لئے نئے پتے پر رجوع کریں۔

نیز مجلس کے کسی اشتہار، پوسٹر اور پمفلٹ میں بھی صوبائی دفتر کا نیا پتہ تحریر کریں۔

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان
دفتر آرٹ اسکول روڈ۔ کوئٹہ

احمد پور شرقیہ میں عالمی مجلس کے دفتر کا افتتاح

مولانا اللہ وسایا اور دیگر علماء کرام کا ایمان افروز خطاب

احمد پور شرقیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے زیر اہتمام گذشتہ شام مجلس کے دفتر کی افتتاحیہ تقریب چیئرمین بلدیہ حافظ خورشید احمد شیخ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ دفتر کا افتتاح عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا نے کیا۔ انہوں نے اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا کے تمام براعظموں میں نہایت ہی منظم کام کر رہی ہے اور فتنہ قادیانیت کا قلع قمع کرنے میں پوری قوت سے برسر پیکار ہے اور قادیانیت اب دم توڑتی ہوئی نظر آ رہی ہے انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کا متفقہ مسئلہ ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مکاتب فکر کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے۔ مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بھی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تمام اسلام دشمن گروہوں کا تادم زیست تعاقب کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بہاولپور بی۔ وی ہسپتال میں ایک قادیانی کی ایم۔ ایس کے عہدہ پر تعیناتی کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور اعلیٰ حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قادیانی کو ایم۔ ایس کے عہدے سے فی الفور برطرف کیا جائے ورنہ عالمی مجلس کے کارکن بہاولپور ڈویژن میں تحریک چلائیں گے۔ حافظ خورشید احمد شیخ نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ اس سے قبل میں کسی بھی تنظیم میں شامل نہ تھا لیکن اب عالمی مجلس کے عظیم مشن اور اعلیٰ کارکردگی کے پیش نظر میں عالمی مجلس کا ممبر بننے کا اعلان کرتا ہوں۔ اور مجلس کے عظیم مشن کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہوں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے مبلغ مولانا منور احمد نے معزز مہمانوں کے اعزاز میں سپاسنامہ پیش کیا جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے ناظم اعلیٰ محمود علی سعودی نے انجام دیئے اور آخر میں احمد پور شرقیہ کے امیر مولانا غلام احمد نے خصوصی دعا کرائی۔ درس ... بعد نماز ... عالمی مجلس کے زیر اہتمام

هوالشافی ـــــ افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس (ایم اے)

چشتی، نقشبندی، مجددی

جسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب: موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء، موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء، جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز جمعہ تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

جامع مسجد عباسیہ میں جلسہ عام منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا غلام احمد نے کی۔ مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ اور آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو ملک کی تمام کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے اور مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

بیماری اور علاج

سعید الرحمٰن ثاقب ۔۔۔ ترمن

بیماری انسانی جسم کو کمزور کر دیتی ہے، خوبصورتی چاٹ لیتی ہے، دنیوی ترقی میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے، مایوسیوں کے سیاہ اندھیروں میں گم کر دیتی ہے حتیٰ کہ جیتی جاگتی زندگی کے خاتمہ کا سبب بن سکتی ہے، اس سے بچئے اور ہر اس فعل سے پرہیز کیجئے جو کسی بیماری کا موجب بنے لیکن ہر دوسرا تندرست شخص سنگین بیماری میں مبتلا ہے جھوٹ، چغلی، غیبت، ریاکاری، کاہلی اور فیشن پرستی، بے پردگی سنگین روحانی امراض کی لمبی فہرست ہے جو انسانی روح اور سیرت کے لئے زوال کا سبب ہے۔ ان کی سیاہی خیر و ترقی کو مفقود اور کردار کو مسخ کر رہی ہے۔ حتیٰ کہ حقیقی زندگی میں شرمندگی کا باعث بن سکتی ہے۔ ان روحانی بیماریوں سے بھی خود کو محفوظ رکھئے ۔ اطاعت و فرمانبرداری سے۔ ہر آن ذکر و فکر سے۔ کردار کی قوت سے۔

بقیہ: بزم

مسلمان۔ دراصل وہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے مخبوط الحواس ہو گیا تھا اور اسے کوئی بات بھی نہیں سوجھتی تھی اور وہ جو چیز بھی دیکھتا تھا کہہ دیتا تھا کہ یہ میں ہوں۔ اس کی مثال اس شخص کی سی تھی جیسے کوئی آسیب وغیرہ چھو گیا ہو یا جس شخص کا دماغی توازن بگڑ گیا ہو۔ مرزا قادیانی ابلیس کی مانند ہے اور اس کے ماننے والے اسی کے جیسے ہیں۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کرنے کے لئے دن رات اپنے بیہودہ اور فحش ایڈیشن چھاپتے رہتے ہیں۔

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اس کانے دجال اور مسیلمہ کذاب کے جانشین کو اس طرح رسوا کیا کہ دست اور قے آنے کی وجہ سے یہ کانا دجال اور انگریز کا پٹھو منہ کے بل پاخانے میں گر پڑا اور واصل جہنم ہو گیا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی + تو ٹٹی میں گر کر نہ مرتا کبھی

مرزا کے مرنے کے بعد اس کے چیلوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ وہ اپنے اسی جھوٹے اور لعین دین کو پھیلائیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت نے اور مسلمانان عالم کی کوششوں اور رسالہ ختم نبوۃ نے ان کے جھوٹے ہتھکنڈوں کو بری طرح ناکام کیا۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ثابت قدم رکھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت اور اس کے پھیلانے میں ہماری نصرت فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: دورہ افغانستان

ایسا نہیں ہوا اور پاکستانی علماء نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ جہاد خود پاکستان کے علماء کی ضرورت ہے ان کے سامنے اپنے وطن کی حفاظت، بھارت کے مسلمان، کشمیر، الحادی قوتوں کی سرگرمیاں اور نفاذ اسلام کی جدوجہد جیسے مسائل موجود ہیں۔ اور ان کے حل کے لئے جہاد کے جذبہ اور عمل کے احیاء کی ضرورت ہے۔ علماء کو چاہیے کہ وہ اس ضرورت کا احساس کریں، اپنے مدارس میں طلباء کا جہاد کے لئے ذہن تیار کریں، خطبات و مواعظ میں جہاد کی شرعی حیثیت اور فضائل کا کثرت سے ذکر کرتے ہوئے اپنے ارد گرد جہاد کا ماحول بنائیں اور افغان بھائیوں و مہاجرین کی حمایت و امداد کے لئے منظم مہم چلا کر جہاد افغانستان کو تقویت پہنچانے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کی رائے عامہ کی جہاد اسلامی کے لئے ذہن سازی کریں۔ جہاد ایک شرعی فریضہ ہے۔ اور عالم اسلام کے مصائب و مسائل کا واحد حل ہے اور امت کو جہاد کے لئے تیار کرنا علماء کی ذمہ داری ہے اگر اس ذمہ داری کو پورا نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخرو نہیں ہو سکیں گے۔

سوال: کیا پاکستان میں جہاد کانفرنسوں سے خطاب کی دعوت قبول فرمائیں گے۔

جواب: میں اس کے لئے تیار ہوں بلکہ شکریے کے ساتھ

بقیہ: فضیلت قربانی

اصلاح معاشرہ، رشوت، جوا، سود، ڈاکہ، ظلم و زیادتی ان پر لکھنے کی اشد ضرورت ہے مگر ان لوگوں کو خداوند عالم نے ان موضوع پر لکھنے کی توفیق ہی کب دی ہے؟ یہ تو اگر لکھتے ہیں تو صرف اور صرف سنت رسول کی مخالفت میں۔ مجھے ان رسائل و جرائد اور اخبارات پر بھی بہت افسوس آتا ہے جو خلاف شرع و خلاف سلف و صالحین مضامین کو تو شائع کر دیتے ہیں مگر اچھا اور دینی مضمون ہوتا ہے تو اس کو اٹھا کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتے ہیں۔ جو کچھ موصوف پروفیسر صاحب نے لکھا ہے۔ وہ قرآن و سنت و عمل امت اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ پروفیسر صاحب کو تنہائی میں بیٹھ کر سوچنا چاہیے کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے جو لوگ اس کو پڑھ کر غلط طریقے پر چلیں گے ان کا گناہ کس کو ہوگا۔ ظاہر بات ہے کہ اس کا گناہ اس کو ہوگا جس نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ یہ غلط طریقہ بتلانے والے جناب موصوف پروفیسر صاحب ہیں ان کو چاہیے کہ ان احادیث کو پڑھنے کے بعد اپنی تحریر سے رجوع کریں۔ اچھے لوگوں کا کام ہوتا ہے کہ جب ان کو صحیح بات معلوم ہو جاتی ہے تو وہ غلط بات اور غلط عقائد سے رجوع کر لیتے ہیں۔ اب معلوم نہیں پروفیسر صاحب کیا کرتے ہیں؟ اللہ پاک تمام مسلمانوں کو صحیح طریقہ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ غلط و باطل عقائد و نظریات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

چیرہ قربانی

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کو دیکر

محاذ ختمِ نبوّت کو مضبوط کیجیے!

رابطہ کیلئے فون نمبرز

اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	ٹوبہ	جھنگ	سرگودھا	راولپنڈی	ربوہ
٨٢٩١٨٦	٧٥٦٥٦	٥٣٤٣٣	٢٩١١ ٢٨١١	٢٨٦٩ ٣٢٩٥	٦٠٤٧٤	٥٥١٦٧٥	٤٦٦
بہاول نگر	بہاولپور	رحیم یار خان	احمد پور شرقیہ		حیدر آباد	کراچی	ٹنڈو آدم
٥٥٣	٢٧٩٥	دفتر سرکلر روڈ	٩٠٢		٨٤٣٨٦	٧١١٦٧١	٥١٣

ڈیرہ اسمٰعیل خان ٣٦٦١، فیصل آباد ٢٤٧٠٠/٣٣٥٢٢، سکھر ٨٣٦١١/٨٥٩١٣، کوئٹہ ٧١١٦٤، ٧٠٩٣٤، ٧٣٦٥٦

منجانب (مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون ٤٠٩٧٨/٤٣٣٣٨

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ ۔ الحدیث

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عالمی ختم نبوت

ویمبلے کانفرنس سنٹر

چوتھی سالانہ کانفرنس لندن

21 اگست 1988

بروز اتوار 9 بجے تا شام 7 بجے

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت
مخدوم العلماء حضرت مولانا سید
محمد اسعد مدنی مدظلہ
صدر جمعیۃ علماء ہند

کانفرنس میں
علماء کرام، مشائخ عظام، ممتاز مذہبی اسکالرز، دانشور، ایمان پرور، جہاد آفریں اور حقائق افروز خطاب کریں گے

کانفرنس
اس افتراق و انتشار کی فضا میں اتحاد ملت اسلامیہ کے لئے مینارۂ نور ثابت ہوگی۔

عنوانات
- مسئلہ ختم نبوت کی صداقت و حقانیت
- حیات و نزول عیسٰی علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- منکرین ختم نبوت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی
- مرزائیوں کی جارحیت اور دہشت گردی
- مرزائیوں کا بین الاقوامی سطح پر تعاقب
- مرزا طاہر کے پاکستان سے فرار کے اسباب

- حاضرین میں حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی تجویز کے مطابق مرزائی عقائد و عزائم کے بارے میں انگریزی زبان میں تین نئی کتابوں کا سیٹ پیش کیا جائے گا۔
- کانفرنس میں حسب سابق جوق در جوق شرکت کر کے ثابت کر دیں کہ انگلستان کے مسلمان مرزائیوں کو امت محمدیہ کے لئے ایک ناسور سمجھتے ہیں اور یہ کہ انگلستان کی سرزمین میں قادیانیت کے پنپنے کا کوئی چانس نہیں۔

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے

رابطہ کے لئے
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9-9 ایچ زیڈ یو کے
فون 01-737-8199